



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 27 مئی 1995ء برطابن 27 ذو الحجه 1415ھجری

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	
۲۔	چیزیں مینوں کے پیش کاعلان	۳
۳۔	ارائیں اسمبلی کی رخصت کی درخواستیں	۵
۴۔	تحریک التواء نمبر امنجائب مولانا عبد الباری	۵
۵۔	تحریک التواء نمبر ۲ منجائب محمد صادق عمرانی	۶
۶۔	مشترکہ قرارداد منجائب (محمد صادق عمرانی، جام محمد یوسف، مولانا عبد الباری، داکٹر عبد المالک، ملک محمد سرور خان کائز، داکٹر کلیم اللہ، جنگیز مری سردار محمد اختر مینگل اور سلیم اکبر بخشی)	۱۳
۷۔	اپیکٹر صاحب کا حکم نامہ	۱۶
		۶۶

(الف)

1- جناب اپیکر عبد الوحید بلوچ

2- جناب ڈپٹی اپیکر ارجمن داس بگٹی

۹

1- سیکریٹری اسمبلی اختر حسین خاں

2 جوانش سیکریٹری (قانون) عبد الفتاح کھووسہ

## صوبائی کابینہ کے ارکان (ب)

۱۔ نواب ذوالفقار علی مگسی	پی بی ۲۶ جمل مگسی
۲۔ جام محمد یوسف	پی بی ۳۴ سبیله
۳۔ شیخ جعفر خان مندو خیل	پی بی ۱۳ آڑوب
۴۔ میر عبدالنبي جمالی	پی بی ۲۰ جعفر آباد I
۵۔ ملک گل زمان کانسی	پی بی ۲ کونسہ II
۶۔ میر عبد الجید بزنجو	پی بی ۳۲ آواران
۷۔ ملک محمد شاہ مردانزی	پی بی ۱۳ آڑوب تلمع سیف اللہ وزیر حج و اقاف زکوہ
۸۔ ڈاکٹر عبد المالک بلوچ	پی بی ۷ تربت I
۹۔ مسٹر محمد ایوب بلیدی	پی بی ۳۸ تربت II
۱۰۔ مسٹر محمد اکرم بلوچ	پی بی ۳۹ تربت III
۱۱۔ مسٹر پکول علی بلوچ	پی بی ۳۶ پنگور
۱۲۔ مسٹر عبد الحمید خان اچنڑی	پی بی ۹ تلمع عبد اللہ II
۱۳۔ ڈاکٹر کلیم اللہ	پی بی اکونسہ I
۱۴۔ مسٹر عبید اللہ بابت	پی بی ۱۱، لور الائی
۱۵۔ مسٹر عبد القبارودان	پی بی ۸، تلمع عبد اللہ I
۱۶۔ سردار شاعر اللہ زہری	پی بی ۳۰، خضدار I
۱۷۔ میر اسرار اللہ زہری	پی بی ۲۹ فلات
۱۸۔ حاجی میر لشکری خان رئیسانی	پی بی ۲۳ بولان I
۱۹۔ نوابزادہ گزین خان مری	پی بی ۱۸ اکوہو
۲۰۔ نوابزادہ جعییز خان مری	پی بی ۱۶ اسی
۲۱۔ میر خان محمد خان جمالی	پی بی ۲۱ جعفر آباد II
۲۲۔ سردار نواب خان ترین	پی بی ۷ اسی رزیارت
۲۳۔ سردار محمد طاہر خان لوئی	پی بی ۱۰ لور الائی I

# ج

وزیر خاندانی منصوبہ بندی مشیر وزیر اعلیٰ	پی بی ۱۲ اباد کھان	۲۴۔ مسٹر طارق محمود کھیڑان
وزیر بے محکم اچیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی	پی بی ۳ کوئنہ III	۲۵۔ مسٹر سعید احمد ہاشمی
ڈیٹی اچیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی	پی بی ۷ پشین II	۲۶۔ ملک محمد سردار خان کاکڑ
	پی بی ۲۷ کوئنہ IV	۲۷۔ عبد الوحید بلوچ
	ہندو قلیت	۲۸۔ ارجمند اس بگٹی

## ارکین اسمبلی

پی بی ۵ چاغی	۲۹۔ حاجی تخت دوست محمد
پی بی ۶ پشین I	۳۰۔ مولانا سید عبدالباری
پی بی ۱۵ قلعہ سیف اللہ	۳۱۔ مولانا عبد الواسع
پی بی ۱۹ اویرہ بگٹی	۳۲۔ نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی
پی بی ۲۲ جعفر آباد رنسیر آباد	۳۳۔ ظہور حسین خان کھوسہ
پی بی ۲۳ نصیر آباد	۳۴۔ مسٹر محمد صادق عمرانی
پی بی ۲۵ بولان II	۳۵۔ سردار میر چاکر خان ڈوکی
پی بی ۷ مستونگ	۳۶۔ نواب عبد الرحیم شاہ ہوانی
پی بی ۲۸ قلات / مستونگ	۳۷۔ مولانا محمد عطاء اللہ
پی بی ۱۳ خضدار II	۳۸۔ مسٹر محمد اختر مینگل
پی بی ۳۳ خاران	۳۹۔ سردار محمد حسین
پی بی ۳۵ لسیلمہ II	۴۰۔ سردار محمد صالح خان بھوتانی
پی بی ۴۰ گواور	۴۱۔ سید شیر جان
سیالی	۴۲۔ مسٹر شوکت ناز مسح
سکھ پارسی	۴۳۔ مسٹر ستراں سنگھ

## بلوجستان صوبائی اسٹبلی کانواں اجلاس

اجلاس مورخہ 27 مئی 1995ء بمعطابن 27 ذوالحجہ 1415 ہجری

بروزہ ہفتہ بوقت پہنچ کوارہ بیجے (مع) زیر صدارت جناب عبدالوحید بلوج۔ اسیکر  
صوبائی اسٹبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

خلافت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالحسین اخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ  
تُرْحَمُونَ ه وَادْكُنْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرَّعًا وَ خِيفَةً  
وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقُولِ بِالْغُدُوِ وَالاَصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ  
الْغَافِلِينَ ۝

ترجمہ :- اور (لوگو) جب قرآن پڑھا جایا کرے یعنی پیغمبر تم کو قرآن ساتے ہوں تو (غفل نہ  
چاہے بلکہ) اس کو کان لگا کر سنو اور خاموش رہو عجب نہیں (اس کی برکت سے) تم پر رحم کیا  
جائے اور (اے پیغمبر) اپنے جی (ہی جی) گرگرا (گرگرا) اور ڈر (ڈر) کر اور (ہست) زور کی آواز  
سے نہیں (بلکہ دھیمی آواز سے) صبح و شام اپنے پروردگار کو یاد کرتے رہو اور اس کی یاد سے  
غافل نہ رہو۔

**جناب اپیکر :** جزاک اللہ

**مولانا عبدالباری :** جناب اپیکر صاحب سب سے پلے میں شدائے چار شریف کے لئے ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں 7 منی کو انہیں شہید کیا گیا ان کی مغفرت کے لئے دعا کرنا چاہئے۔

**جناب اپیکر :** جی آپ دعا کریں۔

(ایوان میں شدائے چار شریف کے لئے دعائے مغفرت مانگی جئی)

موجودہ اجلاس کیلئے صدر نشینوں (چیئرمینوں) کے پیش کا اعلان

**جناب اپیکر :** سیکریٹری اسمبلی موجودہ اجلاس کے لئے چیئرمینوں کے پیش کا اعلان کریں۔

**اختر حسین خاں (سیکریٹری اسمبلی) :** بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کا مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت جناب اپیکر نے حسب ذیل اراکین اسمبلی کو موجودہ اجلاس کے لئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔

(1) جناب ظہور حسین خان کھوسہ

(2) ڈاکٹر سردار محمد حسین

(3) مولانا عبدالواسع

(4) سردار سترام سنگھ

### رخصت کی درخواستیں

**جناب اپیکر :** رخصت کی درخواست اگر کوئی ہو تو سیکریٹری اسمبلی پڑھیں۔

**سیکر پٹری اسپلی** : سردار میر چاکر خان ڈوکی نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب اسپیکر** : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔  
(رخصت منظور کی گئی)

سردار نواب خان ترین، خان عبدالحمید خان اچکزئی اور سردار محمد طاہر خان لوئی صاحب نے ناسازی طبیعت اور ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی ہے۔

**جناب اسپیکر** : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔  
(رخصت منظور کی گئی)

**سردار نواب خان ترین** : خان عبدالحمید خان اچکزئی اور سردار محمد طاہر خان لوئی صاحب نے ناسازی طبیعت اور ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب اسپیکر** : سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔  
(رخصت منظور کی گئی)

**سیکر پٹری اسپلی** : میر اسرار اللہ خان زہری وزیر زراعت نے ناسازی طبیعت کی وجہ سے آج کے اجلاس سے رخصت طلب کی ہے۔

**جناب اسپیکر** : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

## تحریک التواء نمبر ۱

**جناب اسپیکر** : مولانا عبدالباری صاحب اپنی تحریک التوانہ ایک پیش کریں۔

**مولانا عبد الباری : بسم اللہ الرحمن الرحیم۔**

**جناب اسپیکر :** میں ذیل حالیہ وقوع پذیر فوری نوعیت کے حامل واقعہ پر بحث کی غرض سے تحریک التواہد کا نوٹس دیتا ہوں لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

واقعہ یہ ہے کہ مورخ 10 مئی 1995ء کو چار شریف میں مسلمانوں کے مذہبی پیشوں نور الدین ولی کی چھ سو سالہ تاریخ درگاہ اور خانقاہ اور اس سے ملحقہ ایک مسجد کو بھارتی حکومت نے انتہائی سفاکانہ طریقہ سے شہید کر کے سماڑ کر دیا ہے اور مدرسہ بھارتی حکومت کی اس شرمناک اقدام سے اگر ایک طرف تمام عالم اسلام کی مذہبی جذبات انتہائی شدید طور پر مجرور ہوا ہے اور ہر مسلمان اس تشویش اور کرب میں جلا ہوا ہے کہ سانحہ با بری مسجد کے بعد دوسری بار بھارتی حکومت کی اس مذہبی مذہب کر دیا ہے کہ بھارتی حکومت بھارت اور کشمیر میں واقع مسلمانوں کی تمام مذہبی عبادت گاہوں کو یکے بعد دیگرے ختم کرنے کی تاپک عزادم رکھتی ہے لیکن دوسری جانب حکومت پاکستان اس تھیں نوعیت کی سازش کا بخوبی علم رکھنے کے باوجود اس مسئلہ کو صرف اور صرف مذہب کی حد تک محدود رکھنا مغزی خیز ہے۔ حکومت پاکستان کا فرض بتا ہے کہ اس حساس مسئلہ میں تمام سیاسی مصلحتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بھارت اور کشمیر میں مسلمانوں کے مذہبی عبادت گاہوں کے تحفظ اور بقا کے لئے انتہائی اقدام اٹھانے کے ساتھ میں الاقوایی سطح پر ان عبادت گاہوں کے تحفظ کی ضمانت کی حصول حتیٰ کہ بھارت کے خلاف اعلان جمادیت سے گریز نہیں کرنا چاہئے تھا۔ صرف اور صرف دو چار مدتی الفاظ بھارت کی اس جارحانہ اور جنونی مذہبی مذہب کافی نہیں۔

**جناب اسپیکر :** تحریک التواہد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ میں ذیل حالیہ وقوع پذیر فوری نوعیت کے حامل واقعہ پر بحث کی غرض سے تحریک التواہد کا نوٹس دیتا ہوں لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

واقعہ یہ ہے کہ مورخ 10 مئی 1995ء کو چار شریف میں مسلمانوں کے مذہبی پیشوں نور الدین ولی کی چھ سو سالہ تاریخ درگاہ خانقاہ اور اس سے متعلق ایک مسجد کو بھارتی حکومت نے انتہائی سفاکانہ طریقہ سے شہید کر کے سماڑ کر دیا ہے اور مدرسہ بھارتی حکومت کی اس شرمناک اقدام سے اگر ایک طرف تمام عالم اسلام کی مذہبی جذبات انتہائی شدید طور پر مجموع ہوا ہے اور ہر مسلمان اس تشییل اور کرب میں جلا ہوا ہے کہ سانحہ ہابری مسجد کے بعد دوسری بار بھارتی حکومت کی اس مذموم کوشش نے ثابت کر دیا ہے کہ بھارتی حکومت بھارت اور کشمیر میں واقع مسلمانوں کی تمام مذہبی عبادت گاہوں کو یکے بعد دیگرے ختم کرنے کی ناپاک عزم رکھتی ہے لیکن دوسری جانب حکومت پاکستان اس تجھیں نویت کی سازش کا بخوبی علم رکھنے کے باوجود اس مسئلہ کو صرف اور صرف مذمت کی حد تک محدود رکھنا منع نہیں ہے۔ حکومت پاکستان کا فرض بتا ہے کہ اس حاس مسئلہ میں تمام سیاسی مصلحتوں کو بالائے طاق رکھنے ہوئے بھارت اور کشمیر میں مسلمانوں کے مذہبی عبادت گاہوں کے تحفظ اور بقا کے لئے انتہائی اقدام اٹھانے کے ساتھ میں الاقوایی سٹھ پر ان عبادت گاہوں کے تحفظ کی ضمانت کی حصول حتیٰ کہ بھارت کے خلاف اعلان جمادیتیے اقدامات سے گریز نہیں کرنا چاہئے تھا۔ صرف اور صرف دو چار متنی الفاظ بھارت کی اس جارحانہ اور جنونی مذموم کافی نہیں۔

**جناب اپنیکر :** مولانا صاحب آپ اس کی ایڈمیر ایمبلی کے متعلق مختصرًا بتائیں۔

**مولانا عبدالباری :** آپ نے مختصر کا لفظ استعمال کیا جناب اپنیکر جیسا کہ آپ کو معلوم ہے مقبوضہ کشمیر میں بیس سال قبل وہاں بھارتی فوج نے قبضہ جایا ہوا ہے اور خاص طور پر 1990ء کے بعد بھارتی حکومت اور بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں اور مجاہدوں نے جب بھی سراخایا تو اب تک پینتالیس ہزار ان کے ہاتھوں شہید ہو گئے اور پندرہ ہزار پکڑے گئے اور وہ قید و بند میں ہیں مقبوضہ کشمیر کے

دارالخلافہ سری ہجڑ سے تقریباً تمیں چالیس کلو میٹر کے فاصلے پر چار شریف ہے وہاں کی آبادی پنیتیس ہزار ہے وہاں پر حضرت نور الدین ولی (رح) کی مقدس درگاہ ہے جس میں مختلف قسم کی تبرکات بھی ہیں وہاں بھارتی فوج نے آٹھ ہفتون تک چار شریف کا گیراؤ کیا تھا انہوں نے درگاہ کے اندر گھس کر حضرت نور الدین ولی (رح) کی خانقاہ مدرسہ اور مسجد میں گھس کر بھارتی درندوں نے مسماں کر دیا اور خاکستر کر دیا۔ یہ سب خاکستر ہو کر رہ گئے جناب اپنے اس بارے میں پاکستانیوں کے خلاف پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے بھارتی پارلیمنٹ میں بھارتی وزیر اعظم اور بھارتی وزیر خارجہ نے بھی بیان دیا تھا کہ اس میں پاکستان کی سازش تھی یہ آئی ایس آئی کی سازش ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ کیا چار شریف پر ہیلی کا پڑ کے ذریعے بمباری کس نے کی ہے کیا یہ ہیلی کا پڑ پاکستانی تھے؟ وہ میزاں کل کس نے پھینکئے تھے اور اس کے بعد چار شریف کے شہیدوں کی لاٹیں تھیں جو پڑی رہیں ہم سمجھتے ہیں یہ بھارت کے مذموم مقاصد کی ایک کڑی ہے جس میں اسرائیل اور بھارت برابر کے شریک ہیں انہیں سو بیانوں میں بھارت نے بابری مسجد کو شہید کیا تھا اس وقت نواز شریف کی حکومت تھی انہوں نے لندن میں ہوتے ہوئے وہاں سے اقوام متحده کے سیکریٹری جنرل کو ایک چھٹی لکھی تھی اور یہاں ہر ایک صوبائی دارالخلافہ میں وزراءً اعلیٰ کی زیر قیادت جلوس نکالے گئے ہر تالیں ہوتی تھیں اس سلسلے میں لوگ اٹھ کھڑے ہوئے یہاں "خصوصاً" کوئئے میں اور سارے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز میں مدد ملتی جلے اور جلوس ہوئے لیکن آج ہماری حکومت یعنی جو مسلم حکومت کملاتی ہے اس کی نااہل قیادت نے بھارت کے خلاف اپنی طاقت استعمال کرنے کی بجائے انہوں نے الٹا وہی طاقت اپنے پاکستانی عوام کے خلاف استعمال کیا جناب اپنے چین میں ایک جلوس نکلا تھا۔

**جناب اپنے کیا کہا : مولانا صاحب آپ اسی واقعہ تک ہی محدود رہیں۔**

**مولانا عبدالباری :** جناب اپنے کیا کہے کہ میں اس کو

صرف پاکستان کا مسئلہ نہیں سمجھتا ہوں بلکہ یہ سارے عالم اسلام کا مشترکہ مسئلہ ہے اور اس مسئلے کا حل مذاکرات اور انعام و تقسیم نہیں بلکہ جہاد ہے کیونکہ صدر صاحب نے بھارتی دارالحکومت میں بینہ کران کو مذاکرات کی دعوت دی تیکن بھارت میں اس موقع پر چار شریف کا سانحہ ہوا لہذا اس پر ضرور بحث ہونی چاہئے اور ہماری وفاقی حکومت اقوام متحده سے سفارش کرے اور اسے مجبور کرے کہ بھارت نے 12 اپریل 1948ء کو خو قرارداد اقوام متحده میں پیش کی تھی کہ مقبوضہ کشمیر میں لوگوں کو اپنا حق استھواب رائے اور حق خود ارادیت دیا جائے اور اقوام متحده بھارت پر دہاؤ ڈالے۔

**جناب اپنیکر :** مولانا صاحب آپ موضوع کی طرف آئیں چونکہ یہ تحریک ابھی تک بحث کے لئے منظور نہیں ہوئی ہے لہذا آپ مختصر بات کریں۔

**مولانا عبدالباری :** جناب اپنیکر میری مختصر عرض یہ ہے کہ اس مسئلے کا حل جہاد ہے اس تحریک التواء کو بحث کے لئے منظور فرمائیں۔ یہ مقبوضہ کشمیر اور عالم اسلام سے متعلق ہے اس پر بحث کرائی جائے۔ شکریہ

**جناب اپنیکر :** ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب۔

**ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) :** مولانا صاحب ہم اس تحریک کی حمایت کرتے ہیں ہم اس پر بلے چوڑے بحث و مباحثے میں چلے گئے۔ آپ اس پر قرارداد پیش کریں تاکہ ہم سب اس کی حمایت کریں اس پر ہم جتنا بھی بحث و مباحثہ کریں آخر اس کا انجام قرار داد ہو گا آپ قرارداد پیش کریں تمام پارٹیز اسے دیکھیں گی آپ جس الفاظ میں اسے لکھنا چاہیں اسے لکھیں اور پھر ہم سب اسے دیکھیں گے لہذا اسے قرارداد کی شکل میں اسے پیش کریں۔

## رولنگ

**جناب اسپیکر :** مولانا صاحب آپ ذرا تشریف رکھیں آپ اس پر پہلے بول چکے ہیں اس پر میری رولنگ ہے کہ بھارت کی حکومت کا یہ فعل قابلِ نہاد ہے حکومت پاکستان نے اس پر زور احتجاج کیا ہے مختلف سیاسی سماجی اور مذہبی تنظیموں نے بھارت سے احتجاج کیا ہے اور ان سب کے جذبات سے بھارت کی حکومت کو آگاہ کر دیا گیا ہے کیونکہ اس واقعہ کا تعلق بنیادی طور پر وفاقی حکومت سے ہے وراس پر ہر سطح پر بحث و تحریک ہو چکی ہے لہذا میں اس تحریک التواء کو قاعدہ 72 ای کے تحت خلاف ضابطہ قرار دینا ہوں۔ جہاں تک قرار داد کا تعلق ہے قواعد کے تحت اس پر قرار داد بھی نہیں ہو سکتی ہے البتہ یہ ممکن ہے کہ اس ایوان کے جذبات سے وفاقی حکومت کو مطلع کیا جائے گا۔

**مولانا عبدالباری :** جناب والا اس تحریک التواء کو قرار داد کی شکل دی جائے جس طرح پٹ فیڈر کی تحریک کو قرار داد کی شکل دی گئی تھی۔ اگر آپ یہ تحریک منظور نہیں کرتے تو پھر ہم ایوان میں کیوں بیٹھیں ہیں ہم سارے مسلمان بیٹھے ہیں جعفر خان مندو خیل نے کہا تھا کہ تحریک لا نہیں ہم حمایت کریں گے وہ ابھی تک خاموش بیٹھے ہیں۔

**جناب اسپیکر :** تحریک التواء نمبر 2

**جعفر خان مندو خیل :** میں نے مولانا صاحب سے پہلے بھی کہا تھا کہ ہم اس بات کی حمایت کرتے ہیں کہ اگر اسے قرار داد کی شکل دی جائے۔

**جناب اسپیکر :** جیسا کہ میں نے پہلے کہا تھا کہ یہ تحریک التواء قرار داد کی شکل میں تبدیل نہیں ہو سکتی۔ البتہ اس ایوان کے جذبات اور مولانا صاحب کے جذبات سے ہم وفاقی حکومت کو آگاہ کریں گے۔

**جناب اسپیکر :** قرار داد نمبر 2 جناب محمد صادق عمرانی صاحب پیش کریں۔

## تحریک التواء نمبر 2

**مُسْتَرِّ مُحَمَّد صادق عمرانی :** آپ کی اجازت سے میں تحریک التواء پیش کرتا ہوں۔ کہ واقعہ چار شریف پر جب بھارتی مسلح افواج کے درندوں نے بربریت کا مظاہرہ کرتے ہوئے حضرت نور الدین عربی کے مزار اور اس سے ملحقہ مسجد اور گھروں کو آگ لگا کر مسلمانوں پر خلیم کی انتہا کر دی تھی اس واقعہ کے خلاف پہنچ پارٹی اور کونہ کے شریوں کی جانب سے میری قیادت میں پر امن احتجاجی مظاہرہ کا اہتمام کیا تھا جس کے لئے باقاعدہ ڈپٹی کمشنر کونہ سے اجازت لی گئی تھی ہمارے اس احتجاجی مظاہرے کو جو ایک قوی کاز کے لئے تھا بلا جواز تشدد کا نشانہ بنایا گیا ضلعی انتظامیہ نے آنسو گیس استعمال کی فائزگ کی اور ہمارے 23 درکروں کو گرفتار کر کے تھانہ میں بند کیا گیا یہ کارروائی ضلعی انتظامیہ نے بلا جواز کی لہذا کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

**جناب اسپیکر :** تحریک التواء جو پیش کی گئی یہ ہے کہ واقعہ چار شریف پر جب بھارتی مسلح افواج کے درندوں نے بربریت کا مظاہرہ کرتے ہوئے حضرت نور الدین عربی کے مزار اور اس سے ملحقہ مسجد اور گھروں کو آگ کر مسلمانوں پر خلیم کی انتہا کر دی تھی اس واقعہ کے خلاف پہنچ پارٹی اور کونہ کے شریوں کی جانب سے میری قیادت میں پر امن احتجاجی مظاہرہ کا اہتمام کیا تھا جس کے لئے باقاعدہ ڈپٹی کمشنر کونہ سے اجازت لی گئی تھی ہمارے اس احتجاجی مظاہرے کو جو یک قوی کاز کے لئے تھا بلا جواز تشدد کا نشانہ بنایا گیا ضلعی انتظامیہ نے آنسو گیس استعمال کی فائزگ کی اور ہمارے 23 درکروں کو گرفتار کر کے تھانہ میں بند کیا گیا یہ کارروائی ضلعی انتظامیہ نے بلا جواز کی لہذا کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

**جناب اسپیکر :** جناب صادق صاحب آپ اس پر مختصرًا "بحث کریں۔"

**مُسْتَرِّ مُحَمَّد صادق عمرانی :** جناب اسیکر جیسا کہ ہم نے تحریک التواء میں ذکر کیا ۱۷ مئی کو ہم نے کونک میں ایک پر امن اجتماعی ریلی کا اہتمام کیا تھا جو ہماری پارٹی کی جانب سے تھا کہ چار شریف پر بخارتی مسلح افواج نے جو فائرنگ کی وہاں مزار کو جلا دیا اور اس سے متحقہ گھروں کو جلا دیا گیا اس سلسلہ میں باقاعدہ طور پر ڈپٹی کمشنر صاحب سے تحریری طور پر درخواست کی گئی اور انہیں بتایا گیا کہ ہمارا یہ پروگرام ہے جس میں مظاہرہ کرنے کی اجازت دی جائے حالانکہ جمیوری حکومتوں میں یا جمیوری دور میں جلسہ و جلوس پر کوئی پابندی نہیں ہوتی۔ لیکن یہاں کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم نے تحریری طور پر ڈپٹی سی کونک کو اپنے پروگرام سے آگاہ کیا اور ان سے سارے معاملات طے کئے اور انہوں نے اجازت دی اور سائز سے چار بجے کے قریب جب ابھی ہم اپنے سیکریٹریٹ میں موجود تھے کہ پولیس نے بغیر کسی وارنگ کے بغیر کسی اطلاع کے انہوں نے شیل پھینکنا شروع کر دیئے اتنے شیل پھینکنے کے لوگوں نے اور اردو گروکے لوگوں نے اور پولیس والوں نے دیکھا کہ انہوں نے کس طریقہ سے آنسو گیس استعمال کی وہاں پر ہماری پارٹی کے ساتھی کھڑے ہوئے تھے آخر کیوں ہم کوئی ولی میں تو مظاہرہ نہیں کر رہے ہیں۔ ہم حکومت کے خلاف کوئی مظاہرہ نہیں کر رہے ہیں اور نہ ہی کسی فرد کے خلاف ہم ایک پر امن مظاہرہ کرنا چاہتے تھے آپ اس طریقہ سے آنسو گیس استعمال کر رہے ہیں اس کے بعد ہمارا کوئی ساتھی بے ہوش پڑا تھا اور کوئی کماں کوئی کماں پھر ہم جمع ہو گئے پھر اسی طے شدہ روٹ سے جانا شروع ہوئے جب میزان چوک پر پہنچتے ہیں اور لیاقت روڈ سے آرچ روڈ پر ٹرن کرنا تھا سامنے پھر یہ لوگ روڈ بلاک کر کے کھڑے ہیں پیچے سے بھی پولیس آگے سے بھی پولیس اور روڈ بلاک ہے میزان چوک پر جو پلازہ بنتا ہے وہاں کے لوگوں نے بھی دیکھا وہاں کے دکان واروں نے دیکھا کہ وہ تمام کھڑے ہیں اور راستہ بند ہے ہم کماں جائیں ہمارا ایک ساتھی تقریر کرنے لگا تو انہوں نے شیل پھینکنا شروع کر دیا۔ شیل مسٹریٹ اس کے ہاتھ میں اٹی پستول تھا آپ نے وہ تصویریں بھی

دیکھی ہوں گی ذی سی بھی ان کے ساتھ تھیں اور شیل پھینک رہی تھیں یہ شرم کی بات ہے افسوس کی بات ہے یہ قومی اتحاد کی بات تھی انتظامیہ باقاعدہ تحفظ دینی حکومت ہمیں تحفظ فراہم کرتی لیکن ہمیں تحفظ فراہم کرنے کی بجائے ہمارے اوپر شیل پھینکے گئے فائزگر کی گئی اور آنسو گیس استعمال کی گئی میں سمجھتا ہوں کہ ذپی کمشز کوئہ جیسا کہ پسلے بھی ہم نے اس فلور پر کما اس حکومت میں را کے اجنبی ان کی شہ پر انہوں نے یہ کارروائی کی ہم قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لینا چاہتے ہم وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس گئے وفد کی صورت میں انہوں نے ہمیں یقین دہانی کرائی ہے کہ ہائی کورٹ کے بچ کے گمراہی میں اس واقعہ کی عدالتی تحقیقات کرائی جائے گی اسے بھی چار روز ہو گئے ہیں کیونکہ یہ قومی کاز کا مسئلہ ہے یہاں پر حزب اختلاف اور حزب المختار کے سارے ساتھی ہیں وہ چاہتے ہیں کہ اس واقعہ پر مکمل طور پر تحقیقات ہوئی چاہئے اور ایسے واقعات کا تدارک اور اسباب معلوم کرنے چاہئیں اور کیوں اس قسم کے واقعات ہوتے ہیں۔

**جناب اسپیکر :** حکومتی پارٹی کی طرف سے اگر کوئی بات کرنا چاہتا ہے۔

**ڈاکٹر حکیم اللہ (وزیر) :** جناب والا جب یہ معاملہ وقوع پذیر ہوا اس میں شرکا تمام افران کو حکومت نے بلا یا تھایہ جو جموروی عمل جاری تھا اس میں مداخلت کی کیا ضرورت پڑی وہ بتا رہے تھے کہ جس راستے پر یہ جلوس جانا چاہتا تھا وہاں بینارٹی کے لئے مندر ہیں دکانیں ہیں جائیداد ہے یہ لوگ اشتعال میں تھے اس کو وہ آگ لگاتے تباہ کرتے یہ جھگڑا بڑھ جاتا بینارٹی کی پروپرٹیشن ہمارا فرض ہے لہذا جو روٹ راستہ متعین کیا گیا تھا وہ اس راستے پر جاتے وہ مسجد روڈ پر گئے جہاں مندر ہیں دراصل یہ گز بڑھ ہوئی ہے ان کو کہا گیا تھا آپ اس راستے پر جائیں جو آپ کے لئے روٹ متعین کی گئی ہے ان کو بات چیت کے لئے آمادہ کیا کہ آپ چلے جائیں۔ پھر اس جلوس نے مسجد روڈ کی طرف مندر کی طرف جانے کی کوشش کی پھر اس پر جھگڑا بڑھا۔ یہاں سے جھگڑا شروع ہوا اس

بات پر جھکڑا نہیں ہوا کہ جموروی عمل کو روکا گیا ہے مندروں کو بچانے کے لئے کیا گیا ہے جو وہ اس طرف جانے کی کوشش کر رہے تھے اس وقت وزیر داخلہ صاحب بھی موجود ہیں وہ اس پر تفصیل سے روشنی ڈالنا چاہیں تو وہ بھی تفصیل چاہکتے ہیں۔

**جناب اسپیکر :** ڈاکٹر صاحب آپ اس تحریک کی مخالفت کرتے ہیں حمایت کرتے ہیں حکومت کی جانب سے اس پر کوئی کارروائی ہوئی ہے آپ کے علم میں ہے؟  
**ڈاکٹر کلیم اللہ :** ابھی تک تو کسی کارروائی کا مجھے علم نہیں ہے حکومت کا فرض ہے کہ میاڑی کا تحفظ کرے اگر قائد ایوان کچھ کہنا چاہیں۔

**نواب ذوالفقار علی مگسی :** (قائد ایوان) جناب والا پہلوپارٹی کے لوگ میرے پاس آئے تھے اور ان سے مینگ ہوئی میں نے ان کو یقین دلایا ہے کہ انکو اڑی کروں گا۔ پھر مجھے پتہ نہیں کہ وہ تحریک التوا لائے ہیں اگر ان کو یقین ہے کہ میں انکو اڑی کروں گا تو وہ اس تحریک التوا پر زور نہیں دیں گے۔

**میر محمد صادق عمرانی :** سناء کے جو مگسی صاحب بات کرتے ہیں وہ اپنی بات پر کپے ہوتے ہیں جناب مگسی صاحب آپ نے وہاں پر فرمایا تھا کہ ہائی کورٹ کے نج سے تحقیقات کرائیں گے نامزد کریں گے آج چار دن ہو گئے ہیں کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے۔

**جناب اسپیکر :** صادق صاحب آپ وزیر اعلیٰ کی یقین دہانی کے بعد اپنی تحریک واپس لیتے ہیں یا اس پر زور نہیں دیتے ہیں؟

**میر محمد صادق عمرانی :** جناب والا آج تین چار دن گزر گئے ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ یہاں پر وزیر اعلیٰ صاحب نج نامزد کریں ہم اس پر زور نہیں دیتے ہیں۔ فوری طور پر یہاں سے تحقیقات کا حکم دیں۔

## رولنگ

**جناب اسپیکر :** جب اس تحریک کا نوس اسٹبلی دفتر میں دیا گیا تو اجلاس میں صرف آدھ گھنٹہ باقی رہتا تھا اس کے علاوہ وزیر اعلیٰ صاحب نے جیسے کہا ہے کہ عدالتی تحقیقات کی جائے گی۔ نج مقرر کیا جائے گا لہذا میں اس تحریک کا تو اسٹبلی کے قائدہ 70 کے مطابق خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں۔

**میر محمد صادق عمرانی :** جناب والا یہ تحریک آپ کے دفتر میں سوانح بچے جمع کروی تھی آپ نے اس کو خلاف ضابطہ قرار دی ہے آپ کے اس جانبداری پر ہم ایوان سے واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلے پر اپوزیشن کے کچھ ممبران واک آؤٹ کر گئے)

**جناب اسپیکر :** صوبہ بلوچستان کو وفاقی حکومت کی جانب سے متوقع گیس کے ترقیاتی سرچارج فنڈ کی فراہمی میں مالی سال 95-96 کے دوران نمایاں کی کئے جانے کے اہم معاملہ پر بحث۔

**جناب اسپیکر :** جعفر صاحب آپ اس معاملے پر بحث کا آغاز کریں۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل :** (وزیر خزانہ) بسم اللہ الرحمن الرحيم

جناب والا جب ہر سال بحث تیار ہوتا ہے منی کے وسط میں یا آخر میں فیدرل گورنمنٹ ہر سال ہمیں انڈیکشن دیتا ہے کہ اس سال آپ کو اتنے پیسے فلاں مد میں ملین گے پھر اس کی بنیاد پر ہم بحث بناتے ہیں اس سال بھی ہم کو 17 تاریخ کو اسلام آباد بلایا گیا جس میں تمام صوبوں کے فائنس سکریٹری بھی موجود تھے اس میں جو ہمیں فکرور دیئے گئے اس کے مطابق ہمارے بحث کا سب سے بڑا جو گیس سرچارج ہے اس میں جس کا بحث پر دار و مدار ہے اس میں اس سال ہمیں سامنہ پرست کی واقع ہوئی ہے ہمیں جو فکرور دیئے گئے ہیں وہ بیان کر دوں گا اس میں ہر سال کی بیشی تو ہوتی رہتی ہے لیکن دو چار پرست سے نہ کی زیادہ ہوئی ہے اور نہ بیشی زیادہ ہوئی ہے اس کی فلکچویش

دوچار پرمنٹ تک ہے ہاں مگر دوسرے پرمنٹ تک بھی کمی ہو تو وہ بھی قابل برداشت ہے اس کو ہم نالاریبل Tolerable کہ سکتے ہیں کہ اس وقت اخراجات زیادہ ہوئے ہیں ڈولپمنٹ پر زیادہ اخراجات آگئے ہوں گے۔ ہمارے سرچارج میں کمی آسکتی ہے مگر اس دفعہ گیس کے سرچارج آئین کی آرنسکل 161 کے تحت لفڑے ہیں 1991-1992ء میں چار ارب اکٹیس کروڑ چالیس لاکھ روپے ملے تھے 1992-1993ء میں چار ارب یا انوے کروڑ ملے تھے 1993-1994ء میں چار ارب تراہی کروڑ پانچ لاکھ ملے تھے 1994-1995ء میں چار ارب اندھہ کروڑ پچاس لاکھ روپے ملے تھے۔ 1995-1996ء میں جو Indication ہے فیڈرل گورنمنٹ نے جو انڈھکھیشن دی ہے وہ ایک ارب تراہی کروڑ چالیس لاکھ روپے بتاتے ہیں اس طرح سے دو سو چھیساں کروڑ روپے کی کمی آرہی ہے بتاتے ہیں اس طرح اس میں ساتھ فیصلہ سے بھی زیادہ کمی آتی ہے۔ ہماری حکومت جو ہے اس وقت فناہش کرانسز میں ہے اس وقت دیکھا جائے تو اس مدد کے بغیر بجٹ تیار کرنا ہمارے لئے ناممکن ہو گا ہم تو صرف اعداد و شمار لکھ کر پیش کر دیں گے۔ اتنی بڑی رقم کے بغیر بجٹ پیش کرنا ہمارے لئے ناممکن ہے اگلے سال 1995-1996ء میں ہمارے ساتھ ڈولپمنٹ کے لئے کچھ نہ ہو گا۔ بلکہ تنخوا ہوں کے لئے بھی بست کمی آئے گی تنخوا بھی نہیں دے سکیں گے ان سب ریہنو ڈولپمنٹ جو کرنے ہیں ریہنو مینڈنیس Repair Maintenance جو کرنے ہیں اس میں ہمارے پاس پرائم Problem آئے گا فوڈ Food پر جو ہم سب سیلی Subridy دیتے ہیں لوگوں کو عوام کو فائدہ کے لئے اس میں ہم لوگ وہ پیسے نہیں دے سکیں گے اس طرح اتنے بڑے کٹ کے ساتھ کچھ بھی کرنا ہمارے نئے کرنا ناممکن ہے کیونکہ دوسرے صوبوں میں بھی یہ کٹ لگائے میں مانتا ہوں ابھی ذریعہ سو کروڑ سنہ میں بھی لگا ہے کوئی پانچ آٹھ کروڑ روپ کٹ پنجاب میں لگا ہے لیکن پنجاب پانچ آٹھ کروڑ روپے 01 پرمنٹ یا 2 پرمنٹ کے قریب ان کے لئے آتا ہو گا۔ اعشاریہ میں آتا ہو گا ایک پرمنٹ بھی نہیں آتا اس سے بھی کم آتا ہے

اسی طرح سندھ کا یہ جو کٹ ہے وہ کوئی پائچ فیصد آتا ہو گا یا چار فیصد آتا ہو گا پھر خدا کا  
فضل ہے اس وقت سندھ کو اللہ تعالیٰ نے حکمران دیئے ہوئے ہیں پچھلے سال بھی ان کو  
سات اور آٹھ ارب روپے وہ دیا تھا انہوں نے گرانٹ دیا تھا فیڈرل گورنمنٹ نے  
صرف سندھ کو جبکہ دوسری طرف پچھلے سال فیگورز Figures آپ لوگوں کے سامنے  
ہے بلوجہستان کو پسماںدہ ترین ہونے کے باوجود ایک روپے کی گرانٹ نہیں ملا تھا اسی وجہ  
سے آج یہ اسمبلی کا اسپیشل سیشن کال Call Special Session کیا گیا تھا کہ اس  
بات پر بحث کیا جائے میں یہ کہوں گا اس ایوان سے کہ ہم سب مشترکہ مل کر اپنے اس  
بنیادی حق کی پروٹیکشن کریں اسی طرح اس سال اگر 60 فیصد کم ہو گیا اگلے سال شاید ہم  
کو کچھ دیئے پڑیں وہ کیسی گے کہ بھی اخراجات زیادہ ہو گئے ہمیں کچھ دینے پڑیں سمجھ  
نہیں آتی ہے کہ اس ملک میں واقعی سائز پر سنت منگائی آتی ہے یا انفلیشن ریٹ  
Inflation Rate تو انہوں نے 13 پر سنت دکھایا ہے اس سال جو ٹوٹل ملک میں ان  
لوگوں نے دکھایا ہے فیڈرل گورنمنٹ نے 13 Inflation Range پر سنت اس ریٹ  
تک ہوتا تو کچھ سمجھ میں آنے والی بات تھی لیکن 60 پر سنت کا حقیقتاً "ہمارے اوپر بہت  
بڑا فاشل بوجہ ہو گا اور نہ سمجھ آنے والا ایک بحران پیدا ہو رہا ہے فاشل تو یہ عوام  
بلکہ ہم سب بلوجہستان کے جو یہاں نمائندے ہیں اس کو ہمیں Seriously Request کرنی چاہئے کہ یہ جو  
اور فیڈرل گورنمنٹ کو اس معاملے میں ان کو ریکویسٹ Request کرنی چاہئے کہ یہ جو  
ہماری کی ہے وہ پوری کر دیں اگر واقعی وہ کہتے ہیں کہ کیسی ڈولپمنٹ کے اوپر  
اخراجات زیادہ ہوئے ہیں اسی طرح اگر فوڈ تو ہماری اوپر کیوں آئے ہمارا تو سب سے  
ستی گیس ہے۔ 13 روپے ہم لوگ پر Thousand Per کے گی کہ گرانٹ آپ کا  
حق ہی نہیں بتا ہے جیسا ہمیں پچھلے سال بھی نہیں ملا ہے لہذا اس کی کمی جو ہے وہ  
گرانٹ سے پوری نہیں ہو سکتی اگر دوسرے صوبوں میں اس کے اوپر اخراجات زیادہ  
ہوئے ہمارے صوبے میں نہیں کیونکہ ہمارے صوبے میں کوئی ڈولپمنٹ نہیں ہوئی ہے

دوسرے صوبوں میں اس کے اوپر اخراجات اگر زیادہ ہوئے تو اس کو بلوچستان کے خون سے پورا نہیں کیا جائے بلکہ بلوچستان کی کاشت سے پورا نہ کیا جائے اس کو تھیک ہے یا تو ان سے پورا کیا جائے تو فیڈرل گورنمنٹ اس میں سب سیلی دے جیسے فوذ میں دیتی ہے وہ شروع سے پورا حکومت پاکستان فوذ میں سب سیلی دیتی ہے اسی طرح گیس کی پرانسو دوسرے صوبوں میں زیادہ ہوتا ہے یا ادھر نکالنے کے اخراجات زیادہ ہوتے ہیں تو فیڈرل گورنمنٹ اس کو پورا کر لے۔ ہمارے بس کی بات نہیں ہے فرنٹیئر میں بھلی پیدا کرنے کے اوپر ان کو رانلٹی ملتی ہے تو وہ ان کے ساتھ ایک ڈینٹ یہ ہے کہ چھ ارب ان کو کم از کم ملے گا زیادہ جو ہے وہ ایک جو تکمیل پروڈکشن Actual Production کے اوپر ملے گی۔ اگر آٹھ ارب ہو گیا یا سات ارب ہو گیا لیکن چھ ارب روپے ملے گا اسی طرح میں یہ کتنا ہوں کہ بعض ایسے پوائنٹس میں جو کہ این ایف سی Preview کے میں آتے ہیں جیسا گیس کا ریٹ ہے کہ ہمارے صوبے میں 13 روپے ہے دوسرے صوبوں میں 65 روپے ہے اسی طرح اسی لحاظ سے کم گیس کے اوپر ہمارے قیمت کم ہے جیسا کہ میں آج صحیح بھی اپنے کچھ ساتھیوں کو بتا رہا تھا کہ آپ نے یہیسک یونٹ کا کاشت ہمارا جو ہے 13 روپے مقرر کیا ہے سندھ میں بعض جگہ 22 روپے ہے اور بعض جگہ 65 روپے ہے بعض جگہ پہنچاں ہے پنجاب میں 45 ہے ایک طرف تو ہم سستی گیس دیتے ہیں پورے ملک سے Secondly اس کے اوپر رانلٹی جو آتی ہے یعنی رانلٹی آپ اس کو ایک لیکن سمجھ لیں رانلٹی جو بلوچستان گورنمنٹ کو یا تمام صوبائی حکومتوں کو ملتی ہے ایک مد جو آتا ہے رانلٹی میں ڈولپمنٹ کی بات نہیں کر رہا ہوں ڈولپمنٹ کے اوپر میں آگے آؤں گا رانلٹی جو ہے سائز سے بارہ فیصد کاشت کے اوپر ملتی ہے ہمارے ساتھ یہ ہو رہا ہے 13 روپے ستا گیس پروڈیویس Produce کر رہے ہیں لیکن رانلٹی سائز سے بارہ فیصد کے حساب سے ہم کو تقریباً "اس کے ایک روپے چالیس پیسے پر وہ مل رہا ہے یونٹ مل رہا ہے رانلٹی جو ہے اس مد میں پر یونٹ جو

ہے ایک روپے چالیس یا ایک روپے پینتالیس پیسے جبکہ سی طریقے سے جو منگا گیس پروڈیوں کرتے ہیں ان کو رعایتی قیمت میں بھی۔ اگر آپ حساب لگائیں تقریباً "کوئی چار روپے ملتے ہیں چار نہیں بلکہ چار اور پانچ کے درمیان اسی کے اوپر رائلٹی ملتی ہے رائلٹی ہمارے ساتھ اور ہر کوئی 70 کروڑ یا 67 کروڑ روپے اس سال می۔ اگر رائلٹی بھی موجودہ قیتوں پر کر دیا جائے جو کہ پورے ملک کا ہے تو چار ارب روپے اس میں ہم کو منافع ملے گا صرف چار ارب روپے کا لیکن وہ آتا ہے این ایف سی کے Preview میں وہ این ایف سی میں انشاء اللہ ہم الٹھائیں گے لیکن یہ ڈولپمنٹ سرچارج جو ہے یہ تو سراسر ہمارے ساتھ زیادتی ہے لیکن اگر دوسرے صوبوں میں اگر کوئی ڈولپمنٹ ہو یا کچھ اور بھی اخراجات ہو جائیں پا کوئی منگا گیس پروڈیوں کیا نقصان سے والے کو جائے اس وجہ سے میں Request کروں گا اس سب ہاؤس سے بھی اور تمام ہمارے جو پارلیمنٹریون Parliamentarion ہیں ان سب سے میں درخواست کروں گا کہ اس مسئلے کو Seriously Take Up کریں تاکہ ہمارا اگر یہ نقصان پورا نہیں ہوا تو ہم بحث نہانے کے پوزیشن میں نہیں ہیں میں یہی تفصیل آپ کو بیان کرنا تھا ابھی دوسرے دوست اس پر بات کریں گے اور آخر میں پھر Request کریں گے قرار داد کے لئے۔۔۔۔۔ بہت شکریہ۔

**جناب اسپیکر :** ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب

**ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی) :**

جناب اسپیکر صاحب جس طرح کہ وزیر خزانہ صاحب فرمائچے ہیں واقعی ہمارا صوبہ اس Crisis کے سامنے ہے اور شاید اس صوبے کی تاریخ میں یہ پہلی مرتبہ ہے کہ اس طرح فائض کرانسز Financial Crisis آئی ہے پہلے انہوں نے جو سرچارج ہمیں دی تھی دو تین سال پہلے اسی کے اوپر ہم نے صوبے کا تمام اسٹریکچر رکھا اسی کے مطابق ہم نے صوبے کے ڈولپمنٹ اور نان ڈولپمنٹ چار بڑے رکھے ایک سال دوسرے سال

تیرے سال اب آخری سال میں انہوں نے ساتھ پرمنٹ کٹ لگایا اب ہم نے پچھلا جو اسٹرپھر بنا یا ڈولپنٹ اور نان ڈولپنٹ کا ان کا کاشنا ان کا ڈاپ کرنا ہمارے لئے ممکن ہی نہیں ہے۔ تو یہ ایک ناممکن تی بات ہے کہ ہم چھ آٹھ سال سے ایک ٹرینڈ Trend پر ایک طریقے پر چلے آ رہے ہیں اور اب آکر تمام کو ساتھ پرمنٹ کٹ رہے ہیں یہ تو میرے خیال میں ممکن ہو گا ہی نہیں اور دوسری بات ہے کہ جو اس کا جواز ہے کہ کیوں اس طرح کا جواز پیدا کیا گیا ہے واقعی بات یہ ہے کہ جس طرح کہ جعفر خان صاحب نے کہا پر ڈوکشن کے لحاظ سے تیرہ روپے One Thousand روپے کے حساب سے دیا جا رہا ہے اور اسی حساب سے دیا جا رہا ہے اور اسی حساب سے اس کی سرچارج اس کی رائٹلی اس کی میرے خیال میں ایکسائز وغیرہ سائز سے تیرہ روپے کے حساب سے جبکہ باقی منگلے کنوئیں جو باقی دوسرے صوبوں میں ہیں ایک تو وہ اپنا منگا گیس ہمارے سنتے گیس سے ملا کروہ فائدہ اٹھا رہے ہیں اور دوسری اسی منگائی کی وجہ سے ان کو انعام بھی یہ مل رہا ہے بجائے ان کو کٹ کرنے کے ان کو انعام بھی یہ مل رہا ہے کہ آپ کی گیس جتنی بھی منگلی ہو آپ کو رائٹلی بھی اتنی زیادہ ملے گی اور آپ کو اتنی ایکسائز زیادہ ملے گی اور آپ سے کٹ کم ہو گی ہمیں اس کی سمجھ نہیں آتی کہ اس کے بعد ملک میں جو بھی منگلی گیس پر ڈوکشن ہو گی جو بھی منگلے نئے کنوئیں آئیں گے چاہے اس کے آؤٹ پٹ اس کنوئیں کے اوپر اس کی یونٹ کی سورپے بھی مقرر ہو جائے وہ بھی ہمارے کھاتے میں ڈالے گا بس ہم نے یہ گناہ کیا ہے کہ این ایف سی میں اس کے ساتھ وعدہ کیا تھا اب چونکہ منگائی ہوئی ہے ملک میں جتنے بھی نئے کنوئیں کھودے جائیں گے وہ اس کے گیس کی قیمت بہت منگلی ہو گی اب تو 65 روپے تک چلا گیا ہے میرے خیال میں بعد میں سورپے تک چلا جائے گا۔ یہ سورپے بھی آکر ہمارے سنتے گیس کے ساتھ ملا دیا جائے گا اور ان کا ایوریج Average جو ہے وہ پچاس ساتھ آجائے گا ایک تو ان کا گیس منگلی اور پھر ان کو انداز دیا جا رہا ہے کہ اس منگائی کے اوپر ان کو

پھر رائلی بھی دی جا رہی ہے اس منگائی کے حساب سے ان کو ایکسائز بھی دیا جا رہا ہے اور اس منگائی کے حساب سے ان کے کٹ کمکرو دیا جا رہا ہے ہمیں سمجھ نہیں.....

**جناب اسپیکر :** عام بحث جاری ہے ترقیاتی سرچارج فنڈ کی فراہمی کے خواہ سے کوئی اور معزز رکن اگربات کرنا چاہے صادق عمرانی صاحب۔

**میر محمد صادق عمرانی :** جناب اسپیکر کیا اقرار داد پر عام بحث کی جا رہی ہے؟

**جناب اسپیکر :** قرار داد بعد میں پیش کی جائے گی اس وقت عام بحث کی اجازت ہے کیونکہ جو نوش دیا گیا تھا عام بحث کے لئے۔

**مسٹر محمد صادق عمرانی :** جناب اسپیکر جیسا کہ آج اس ایوان میں ایک قرار داد پیش کی گئی ہے ٹریوری ہنجڑ اور حزب اختلاف کی جانب سے بلوچستان کے عوام یا بلوچستان میں ہنسنے والے کوئی بھی سیاسی پارٹی اس سے انکار نہیں کر سکتی کہ صوبے کے اندر ترقیاتی کام نہ ہو۔ بات بنیادی طور پر اس چیز کی ہے کہ آیا صوبے کے اندر وفاق کی طرف سے ملنے والی امداد یا صوبے کے اندر جو وسائل ہیں وہ صوبے کی ترقی پر خرچ کی جاتی ہے یا کہ نہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ وفاقی حکومت نے اور ہماری پارٹی نے کبھی بھی صوبے کی ترقیاتی عمل سے انکار نہیں کیا ہے ہمیشہ امداد دی ہے رقوم فراہم کی ہے لیکن یہاں پر جو پیسہ ان کے پاس موجود ہے اس کا صحیح طور پر استعمال نہیں ہوتا۔ صوبے میں ترقیاتی عمل نہیں ہوتا غیر ترقیاتی اخراجات اتنے ہیں کہ بلوچستان حکومت یا بلوچستان کے عوام اس کا متحمل نہیں ہو سکتے۔ جیسیں یا اٹھائیں وزراء چھوٹی سی اسبلی کے ہیں اور ان کے اخراجات دیکھ لیں کہ کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جب میاں نواز شریف نے اپنے دور حکومت میں خاران کے دورے پر ۶ ارب روپے کے غبن کا اکٹھاف کیا جس کا آج تک ریکارڈ نہیں اور کوئی پتہ نہیں کہ یہ پیسے کہاں خرچ ہوئے۔ پھر وفاقی حکومت کی طرف سے مریوں کی آباد کاری کے لئے 65 لاکھ روپے کی خصوصی گرانٹ دی گئی اور اس پنیسے لاکھ روپے اس وقت کے وزیر اعلیٰ نے اپنی ڈسکریشن فنڈ

میں صوبائی سیکریٹری فائز سے مل کر ختم کرایا اور ان تک یہ رقم نہیں پہنچی تو ہم کہتے ہیں کہ صوبے کی ترقی ہوئی چاہئے ہم خوش حالی اور امن چاہتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ جو قرارداد پیش کی گئی ہے ہم چاہتے ہیں کہ اس میں ترمیم ہوئی چاہئے ہم اپنے پارٹی کی طرف سے یہ ترمیم پیش کرنا چاہتے ہیں کہ بلوچستان کے مالی و سائل کو بد نظری اور بد عنوانی سے تحفظ دینے کے لئے۔

**جناب اسپیکر :** صادق صاحب ابھی تک قرارداد پیش نہیں ہوئی بلکہ عام بحث جاری ہے۔

**محمد صادق عمرانی :** چلو پھر بعد میں اس پر بات کروں گا۔

**جناب اسپیکر :** کوئی اور معزز رکن مولانا عبدالباری صاحب۔

**مولانا عبدالباری :** جناب اسپیکر عام بحث کا کیا مطلب ہے عام باتیں کرتے ہیں۔

**جناب اسپیکر :** عام بحث کا یہ مطلب کہ پہلے اس پر بحث ہو گی بعد میں قرارداد پیش ہو گی۔

**مولانا عبدالباری :** صادق صاحب تو بھی مالی بحران پر بات کر رہے تھے۔

**جناب اسپیکر :** مولانا صاحب ہم نے صادق صاحب کو بحث سے نہیں روکا۔

انہوں نے قرارداد میں ترمیم پیش کرنے کی تجویز دی جبکہ ابھی قرارداد پیش ہی نہیں ہوئی ہے۔ ڈاکٹر محمد حسین صاحب۔

**سردار ڈاکٹر محمد حسین :** جناب اسپیکر جیسا کہ صادق عمرانی صاحب نے فرمایا کہ پچھلے دور حکومت میں مرکز کی طرف سے چھارب روپے ملے تھے لیکن آج تک ان کا معلوم نہیں ہوا کہ وہ کس مد میں خرچ ہوئے ہم یہ نہیں کہتے کہ وفاق کی جانب سے صوبے کو پیسے نہیں ملنے چاہئے بلکہ اس سلسلے میں وفاقی نمذرا نور سیف اللہ صاحب

نے اپنے پریس کا فرنٹ میں کہا تھا کہ ابھی تک اس طرح کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے کہ بلوچستان کے پیسے کائے گئے ہیں لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ اگر مرکز کی طرف سے پیسے میں گے تو وہ صحیح طریقے سے استعمال میں لاایا جائے۔ اگر یہ پیسے بھی بد عنوانی کی نظر ہو جائیں گے اور ان کا یہ معلوم نہیں ہو گا کہ وہ کہاں خرچ ہوئے تو ظاہر اس چیز کے ہم حق میں نہیں کہ یہ پیسے غلط طریقے سے استعمال ہوں۔ میرانی۔

**جناب اسپیکر :** ملک محمد سرور خان کا کڑ صاحب۔

**ملک محمد سرور خان کا کڑ :** (وزیر) جناب اسپیکر میں اس معزز ایوان کے توسط سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک قرارداد کا تعلق ہے وہ توجہ کے لئے پیش ہو چکی ہے بعد میں اس کی منظوری کا عمل آتا ہے پہلے اس پر بحث ہوتی ہے بعد میں ایوان سے منظوری کے لئے رائے لی جاتی ہے تو جہاں تک قرارداد کا تعلق ہے یہ بلوچستان کا مسئلہ ہے اور بلوچستان کے مسئلے پر ہم تمام معزز رائکین اسمبلی چاہے ہمارا تعلق اپوزیشن سے ہو یا نریڑری ہنجزو سے ہم سب کا اس بات پر اتفاق ہے۔ ڈیوپلمنٹ سرچارج کے پیسے جو کائے گئے ہیں یا کم کر دیئے گئے ہیں یہ رقم بلوچستان کو ملنی چاہئے اور میں کہتا ہوں کہ یہ ہمارے قائد ایوان کا ایک مشتبہ قدم ہے جس دن اس سے سرکت ہاؤس میں مینگ ہوئی تو اس نے کہا کہ تمام ہاؤس کو ساتھ لے کر چلتا ہے اور تمام ہاؤس نے اس قرارداد پر کافی سوچ و بچار کیا اور سب نے یہ بات تسلیم کیا کہ یہ بہت زیادتی ہوئی ہے اس لئے ہمیں اس مسئلہ کو پرائم فشر صاحبہ کو پیش کرنی چاہئے اور دوسری بات یہ ہے کہ جہاں تک بلوچستان کے معاملات کا تعلق ہے میں ہمیشہ افہام و تفہیم کا راستہ اختیار کرنا چاہتا ہوں کیونکہ بلوچستان والے پہلے ہی ناقابلی کی وجہ سے بڑے نقصانات اٹھا چکے ہیں تو ہم سب معزز رائکین کی خواہش ہے جیسا کہ صادق عمرانی صاحب نے فرمایا کہ یہ پورے بلوچستان کا مسئلہ ہے۔ اس پر ہم سب کا اتفاق ہے تو یہ ایک اچھی بات ہے اور میں ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بلوچستان کا

معاملات کے بارے میں اپنی اس اپوزیشن روول کو چھوڑ کر اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ یہ قرار داد جو پیش کی گئی ہے اس کو متفقہ طور پر منظور کرنا چاہئے اور ان کی مخالفت کا پلا قدم ہے۔ میں ٹریڈری پینجز سے بھی یہ توافق رکھوں گا کہ وہ اپوزیشن کو ہمیشہ تعاون دے اور ان کو ساتھ لے کر چلیں اور ان کی جائز بات کو سننا چاہئے اور اس کے لئے حل نکالنا چاہئے اپوزیشن اس ایوان کا ایک حصہ ہے۔ اس کا مطلب کوئی بھی جمیشوری عمل اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا ہے۔ جس میں اپوزیشن شامل نہ ہو اس مسئلے میں اپوزیشن کی ثبوس باتیں جو وہ کہتے ہیں ٹریڈری پینجز رونہ کریں بلکہ ان کی باتوں کو سننا چاہئے۔

**جناب اسٹیکر :** کوئی اور معزز رکن جناب مولانا عبدالباری صاحب  
**مولانا عبدالباری :** بسم اللہ الرحمن الرحيم جناب اسٹیکر صاحب بلوچستان کا اصل معدنیات گیس ہے جس سارے بلوچستان کے لئے میں عطیہ خداوندی سمجھتا ہوں یہاں پر ہمارے صوبائی بجٹ سے پہلے حکومت بلوچستان نے کی بنیت کی میٹنگ بلا کی تھی ہم بھی گئے تھے اور ہمیشہ ہماری پالیسی یہ رہی ہے کہ جائز معاملات میں تعاون کریں گے اور ناجائز معاملات میں مخالفت نہ صرف مخالفت بلکہ سخت مخالفت کریں گے جمعیت علماء اسلام کے علاوہ حزب اختلاف کے حوالے سے جناب اسٹیکر ہمیشہ فلور پر یہ کہا گیا ہے کہ ہم بلوچستان کے حقوق کے حوالے سے ہم آپ کے ساتھ ہیں آپ ہمارے ساتھ ہیں جس طرح گیس کی رانٹی کی بات ہو رہی تھی یا گیس ڈیپلٹمنٹ سرچارج کی بات ہو رہی تھی یا ایکسائز ڈیپلٹی تو جناب اسٹیکر کچھ ایسی میکنل چیزیں جو ہم سمجھتے بھی نہیں ہیں کیونکہ یہاں پر کٹوتی کی گئی ہے گیس سرچارج میں اور پرنس کانفرنس میں حکومت کی طرف سے دیا گیا ہے گیس رانٹی میں۔

کٹوتی کی گئی ہے گیس ڈیپلٹمنٹ سرچارج میں۔

**مسٹر جعفر خان مندو خیل :** (وزیر خزانہ) جناب اسٹیکر صاحب مجھے صرف

وضاحت کرنے کا موقع دیں صرف اتنا کہ یہ اخباروں کا مس پر نہ ہے ہم نے اس وقت بھی ڈولپمنٹ سرچارج کما تھا مختلف اخباروں نے مختلف طریقوں سے لکھا ہے۔

**مولانا عبدالباری :** میرے خیال میں آپس میں مذاکرہ کی وجہ اگر ہم اصل چیز پر بات کرے تو جناب اپنیکر صاحب اخبارات اور صحافی حضرات بھی یہ چیزیں نہیں جانتے ہیں اور وہی چھپتے ہیں جو بناتے ہیں ان کو اور ہمارے وزیر خزانہ صاحب اور صاحب اقتدار والے پریس کانفرنس میں بیٹھے ہیں کوئی کوئی ہے گیں ڈولپمنٹ سرچارج میں اور پریس کانفرنس میں وہ مانگتے ہیں گیں رائٹلی۔ جب پریس کے حوالے سے ایک آدمی اپنا دعویٰ پیش نہیں کر سکتے ہیں تو وہ اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لئے کیا دلائل پیش کر سکتے ہیں البتہ جناب وزیر خزانہ کی طرف سے جب دوسرا پریس نوٹ آیا ہے کہ گیس ڈولپمنٹ سرچارج میں کوئی کوئی بدلے کوئی خصوصی گرانٹ قبول نہیں کریں گے وزیر خزانہ یہ تھیک ہے ہم تھیک کوئی کمیں گے اور ناٹھیک کو ناٹھیک کمیں گے تو جناب اپنیکر صاحب ہمارے ان نشریاتی اخباری تضاد کے حوالے سے مرکزی گورنمنٹ بلوچستان کے گورنمنٹ کو کمزور سمجھتے ہیں وہ اسی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ این ایف سی ایوارڈ میں جب ہمارے نمائندے بیٹھے تھے ہمارے معلومات کے مطابق چاہئے غلط بھی ہو سکتے ہیں انہوں نے اپنے دلائل کے حوالے سے اور ان کے قوت استدلال میں بت کمزوری تھی تو جناب اگر ایک فورم پر این ایف سی ایوارڈ میں ہم اپنا دعویٰ پیش نہیں کر سکتے یہاں تک کہ اپنا دعویٰ سمجھتے نہیں تو بلوچستان کے حقوق کے لئے وزراء پہلے سمجھے اور پھر مانگ لیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر مرکزی طرف سے بہت پرانی زیادتیاں ہو رہی ہیں ملازمتوں کے حوالے سے مرکزی وزارتوں میں بلوچستان کی کوئی ہم نمائندگی نہیں ہے کارپوریشنوں میں ہماری نمائندگی نہیں ہے اور وہاں پر آدھ حصہ پاکستان یعنی بلوچستان جو پاکستان کا 25 فیصد رقبہ ہے پتہ نہیں بلوچستان کو وہ پاکستان کا حصہ سمجھتے ہیں یا نہیں پہلے یہ بات منوائی پڑے گی کہ ہم پاکستان کا ایک

اہم حصہ ہیں بلکہ پاکستان کا آدھ حصہ ہیں اور پھر دوسری بات یہ بنتی ہے کہ بلوچستان کے حقوق کے حوالے سے ہم اپنا حق کیا آبادی کے بنیاد پر مانگتے ہیں یا رقبے کے بنیاد پر پنجاب کا ایک پر انا دعویٰ تھا کہ ہم رقبے کے بنیاد پر نہیں چاہتے ہیں بلکہ ہم اپنا حق آبادی کے بنیاد پر مانگتے ہیں پنجاب نے بزور بازو اور بزور طاقت یا بزور چوہدراءٰ ہٹ اپنا مطالبه مرکز سے منوا یا ہم یہاں تک سمجھتے ہیں کہ ہم اپنا حق رقبے کی بنیاد پر مانگتے ہیں یا آبادی کے بنیاد پر میں سمجھتا ہوں کہ کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ رقبے کی بنیاد پر بنتی ہیں اور کچھ ایسے ہیں کہ آبادی بنیاد پر بنتی ہیں مثلاً روڈ ہے وہ رقبے کے بنیاد پر تو روڈ اور رقبے کی بنیاد پر اپنا حق مانگنا چاہئے۔ اور کچھ ایسی چیزیں ہیں جو آبادی کی بنیاد پر بنتی ہیں مثلاً دو ایساں ہیں اسٹال ہیں پانی ہے تو کچھ ایسی چیزیں ہیں کہ آبادی کی بنیاد پر بنتی ہیں اور وہ دیتے ہیں تو جناب اسیکر پچھلے اجلاس میں میں نے یہ بات کی تھی کہ پورے پاکستان میں اور پورے پاکستان کے حوالے سے سائٹ پر منٹ گیس لکھتا ہے بلوچستان سے تیس فیصد لکھتا ہے سندھ سے دس فیصد لکھتا ہے پنجاب سے جب بلوچستان سے لکھتا ہے تو زیر استعمال ڈھائی فیصد ہے اور یہاں پر جب گیس کی رائلٹی یا اس کی قیمت کی باتیں ہو رہی تھیں تو پرانے دور سے ہم سختے آ رہے ہیں کہ بلوچستان کی گیس کی قیمت انہوں نے پانچ روپے فی مکعب فٹ رکھی تھی اور سندھ کی تیڑہ روپے رکھی تھی ابھی انہوں نے بڑھا کر بلوچستان کا چودہ روپے رکھا ہے اور یہ میرے خیال میں سندھ کا اٹھا گیس روپے رکھا ہے اور پنجاب کا اڑتالیں روپے فی مکعب فٹ رکھا ہے دنیا کے ماہرین یہ کہتے ہیں کہ بلوچستان کے گیس کی کوالٹی ساری دنیا سے بہتر ہے تو بہترین کوالٹی کی گیس اس کی قیمت معمولی ہے اور جو معمولی کوالٹی ہے جن کی کوالٹی بہتر نہیں ہے اس کی قیمت ہم سے بہت آگے ہے اور تیسرا بات یہ ہے جناب اسیکر پاکستان کے آئین میں لکھا ہے کہ جو بھی معدنیات جس صوبے سے لکھتا ہے پسلے اس صوبہ کو اس معدنیات سے ڈیولپ کرنا چاہئے اس معدنیات سے اس صوبہ کو استفادہ دینا چاہئے جب سائٹ پر منٹ گیس بلوچستان

سے لئتی ہے لیکن ہماری زیر استفادہ گیں صرف اڑھائی میلے ہے جو اہل بلوچستان کے ساتھ زیادتی اور ضد بے انصافی اور جیر اور استبداد ہے تو جناب امیرکارے اندر بھی کمزوریاں ہیں آپ دیکھیں واپڈا کے حوالے سے ایک دفعہ ہم واپڈا کی میٹنگ میں پیشے تھے تو بتا رہے تھے کہ فلاں کلی وال جو ہیں وہ ٹرانس فارمر اور کبھی نہیں چھوڑتے ہیں تو میں نے کہا آپ لوگ ملیشیا کے ذریعے وہاں پر لگادیں تو وہ ہم پر نہیں گئے میں نے کہا جب آپ ٹرانس فارمر پیشیں سے مستونگ یا قلات سے ملیشیا کے زور سے اٹھا سکتے ہیں تو ملیشیا کے زور سے کیوں نہیں لگاسکتے ہیں جناب امیرکارے حق اور انصاف کی جیزیں ہیں اور حق کے لئے دنیا میں ایک پیانہ ہوتا ہے ایک طریقہ کار ہوتا ہے پاکستان میں حق مانگنے اور حق کی تقسیم کرنے کا کوئی پیانہ ہے نہیں انگریزوں ک فرسودہ نظام یہاں پر موجود ہے جو مسلمان کے ازلی دشمن ہیں مسلمان کے ازلی دشمن فرنگی سامراج یا برطانوی سامراج کبھی مسلمان کو ایک اچھا نظام نہیں دے سکتے ہیں جیلوں میں جائیں اپنالوں میں جائیں تھانوں میں جائیں ہم دیکھتے ہیں پکھروں میں جائیں ہم دیکھتے ہیں ہم اپنے آپ کو اس معاشرے کا ایک فرد سمجھتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہی سشم اور وہی نعم جو مسلمانوں کا ایک فطری نظام ہے جس نے اس اونٹ کو بھی اپنا حق دیا ہے ملی کو بھی اپنا حق دیا ہے کتنے کو بھی اپنا حق دیا ہے اور اسلام میں یہودی اور عیسائی کو بھی اپنا حق دیا ہے ہندو کو اسلام آباد گیا تھا تو کوئی میٹنگ میں ہم پیشے تھے وہ ہم لوگوں کو بہت چھوٹے سمجھتے ہیں کیونکہ ایک ہوتا ہے ہنگاب کا ایم پی اے کوئی ہنگاب کا ایک اقلیتی ایم پی اے یہاں آیا تھا ارجمند اس کے چیزیں پیشے تھے بتا رہے تھے کہ ہمارا ایم پی اے فنڈ ڈیڑھ کروڑ ہوتا ہے اور بلوچستان کے ایم پی اے کا فنڈ بچا س لا کھے جن سے ایک مشکل ایک

وادر سپاگی یا دو سپاگی نہ سکتے ہیں۔ تو میں نے وہاں پر بات کی کہ ہم یہاں پر جا جتے ہیں پاکستان کے آئین کے حوالے سے گیس پورے پاکستان بلوچستان کو پہنچانا چاہئے اور پہلے گیس الی بلوچستان کو استفادہ لینا چاہئے وہ ہم پر نہ گئے میں نے جذبات میں آکر یہ کہا اگر آپ پورے بلوچستان کو گیس نہیں دے سکتے ہیں تو ہم اپنا گیس آپ کو بھی نہیں دے سکتے ہیں اور ہا امر مجبوری یہ گیس ہم سے بھی اڑا سکتے ہیں تو ہم سے نہ بھی پڑے اور جذباتی بھی ہو گئے کہ آپ دمکلی ذرے رہے ہیں میں نے کہا دمکلی نہیں دے رہا ہوں بلکہ درخواست کی بجائے حق اور انصاف کی بات کر رہا ہوں ہمارے دل کی بات وہ نہ سے نہیں ہے جناب اپنیکر یہاں پر بچھلی میٹنگ میں مالیاتی بحران کی بات ہو رہی تھیں مالیاتی بحران کے لئے سب سے ضروری بات وسائل کی دستیابی ہے جب آپ کے پاس پہنچنے ہو آپ کے پاس نیکسز نہ ہوں گیں کا آمدن نہ ہو آپ اپنے صوبے کو ترقی نہیں دے سکتے ہیں لیکن جہاں تک میں سمجھتا ہوں کہ مالیاتی بحران کا اہم عصر اور سبب بھی ہے وہ کرپشن اور یہ کرپشن صرف بلوچستان میں نہیں ہے بلکہ پورے پاکستان کے لئے ایک ناسور بنا ہوا ہے جناب اپنیکر آپ کو یاد ہو گا جب بچھلے دفعہ یہاں پر بجٹ پیش کی گئی تو ہر ایک سیاسی پارٹی ہر ایک ممبر صاحب اپنا اٹھارائے فمارے تھے تو میں نے کہا اس وقت آپ لوگوں نے بجٹ گیارہ ارب کا تھا جعفر صاحب آپ سن رہے ہیں آپ ذرا احساس بیٹھیں آپ تو زیر خزانہ ہیں اور تین ارب ترقیاتی اخراجات کا رکھا تھا اور آج بھی میں جس تحریک پر ناراض ہو کر چلا گیا وہ اس وجہ سے کہ میں نے کشمیر اور چہار شریف کے واقعہ پر ایک مینے کے اخبار کو جمع کیا تھا اور اس کا مکمل مطالعہ کیا تھا لیکن ہمارے ڈاکٹر صاحب کو کیا پتہ ہے ڈاکٹر صاحب پارلیمانی وزیر بھی نہیں ہیں وہ ہماری باتوں کو کسی سر دخانے میں ڈالتے ہیں خیر جناب اپنیکر ہم ان لوگوں کو تازہ کرنے کے لئے گپٹ پہ بھی مارتے ہیں تو اس وقت جناب اپنیکر جو ہم نے تجویز کر رکھا تھا صرف ایک شہر آٹھ حصہ ترقیاتی اخراجات کے لئے رکھا تھا اور ساتھ آٹھ حصہ غیر ترقیاتی

اخرجات کے لئے اس وقت ہم نے گزارش کی تھی اور کیبینٹ میں گزارش کی تھی کہ اگر واقعی بلوچستان کے عوام سے خلص ہیں اور بلوچستان کی ترقی ہماری چاہتے ہے تو پہلے اپنے گھر سے شروع کرے اپنا گھر کون ہے حکومت اپنی کابینہ کو مختصر کرے کیونکہ اتنا کابینہ تو مرکز کا بھی نہیں ہے جو پورے بلوچستان کی کابینہ ہے اور ہمارے دور میں بھی اس کا اختلاف رائے تھا جب آپ آگئے ہم خوش ہو گئے تو جناب اسپیکر ہم عوام کے پاس جاتے ہیں کیونکہ ہم عوامی نمائندے ہیں جاتے ہیں جلوں میں مسجدوں میں نماز پڑھاتے ہیں اور عوام موجودہ کیبینٹ سے ناخوش ہے وہ اس وجہ سے ہمارے وسائل کی نسبت اتنی کابینہ بلوچستان کے لئے قابل برداشت نہیں ہے بلوچستان کی ترقی کے لئے رکاوٹ ہے اور ہمارے وزراء صاحبان کے جو اخراجات ہوتے ہیں جو فضول خرچیاں ہوتی ہیں وہ سب کو پہنچے ہے میں نے سوال اٹھایا تھا کہ کون سے وزیر صاحب نے غیر ملک میں کتنا علاج کے لئے خرچ کیا ہے ایک وزیر صاحب کے گردے میں کیس تھا یا پھر تھا انہوں نے سولہ لاکھ اس پر لگایا تھا اور اخبار والے مختلف خبریں شائع کرتے ہیں کہ اس میں حقیقت ہے یا نہیں کیونکہ اخبارات میں بھی ہمارا یقین نہیں ہے صحافت میں تو ہمارا یقین نہیں ہے میں تو صحیح بات کرتا ہوں اور یہاں جنگ اخبار نے لکھا ہے کہ ایک وزیر صاحب نے اپنے دانتوں پر لاکھوں روپے خرچ کیا ہوا ہے اور اس کے ساتھ یہ ہوا ہے ایک قوم پرست وزیر نے ایک دانت پر چوہرہزار روپے خرچ کیا ہے بلکہ ایک ہمارے وزیر صحت ہوتے ہیں وہ صحت سے محروم ہوتے ہیں جب وزیر صحت کا ملکہ سنجاتے ہیں وہ پہلے اپنی صحت سے شروع کرتے ہیں اکثر غائب رہتے ہیں۔

**جناب اسپیکر :** مولانا صاحب آپ موضوع سے بہت کربات کر رہے ہیں۔

**مولانا عبدالباری :** جناب ہم کریشن کی بات کر رہے ہیں یہ مالیاتی بحران کا سبب ہوتا ہے میں نے ان لوگوں سے کہا تھا کہ آپ انکو زیری کریں 1988ء سے ایک انسکھن کیسی بھی اس نے رپورٹ بھی تیار کیا تھا وہ رپورٹ آپ اسکی کے فلور پر

پیش کریں اور میں نے یہاں تک کہا ہے کہ ہمارے انسکشن ہمارے ٹالفین کے ذریعے سے کریں اگر ہم لوگوں نے کچھ غلطی کی ہے اور ہماری اصلاح کرے ہم اصلاح کے مقام پر ہیں انسان بھی انسان۔ سو اے ٹیبلر کے سب انسان کمزور ہوتے ہیں لیکن اگر ہمارے ڈولپنٹ کے پیسے جو پچاس لاکھ ایم پی اے کو ملتا ہے اس پیسے سے وہ اپنا ریست ہاؤس بناتا ہے جب میں نے اس ایم پی اے سے پوچھا ہے کہ واقعی آپ نے ریست ہاؤس بنایا ہے اس نے کہا میں تو ایک قبائلی نواب ہوں میرے لئے ریست ہاؤس کی بہت ضرورت تھی اس لئے میں نے پچاس لاکھ سے ریست ہاؤس بنایا ہے تو جناب اسٹیکر یہاں پر حالت یہاں پر پہنچ گئی ہے کہ پچھلے سال میں انہوں نے جمل مکی کے لئے صرف آٹھواٹھ سالانی رکھی ہے ابھی ابھی میں جب پی ایچ ای میکس میں گیا تھا تو انہوں نے آٹھواٹھ سالانی رکھی تھیں پہنچ گیا ہے کہ پچھلے سال میں انہوں نے جمل مکی کے لئے ایم پی اے کو یا ایم پی اے کے نمائندے کے ہاتھ میں دیتے ہیں اور پہنچ گیا ہے اور اگر ہم پر مستحق کی بات کرتے ہیں تو ہمارے سارے ساتھی ناراض ہوتے ہیں حالانکہ ہم خدا کی قسم کوئی بات کسی کی ذات کے خلاف نہیں کرتے ہیں نہ ہم بدنتی کی بات کرتے ہیں تو جناب اسٹیکر جب ہم وزیر تھے تو ان کو سوال کرنے کا اچھا موقع تھا۔

**جناب اسٹیکر :** مولانا صاحب آپ بہت بول پکے ہیں۔

**جام محمد یوسف (وزیر) :** جناب والا میں پوچھت آف آرڈر پر بات کرنا ٹھاہتا ہوں میں صرف اتنا کہتا ہوں ذکر کرنا چاہوں گا وہ پلانگ میں کوئی ایکیم بھیجتے ہیں میں اس کی وضاحت چاہوں گا کہ ہم انکو اڑی کرائیں گے۔

**مولانا عبدالباری :** جناب میں نے پی ایڈڈی کا نام نہیں لیا ہے اور نہ فائز کا اور نہ وضاحت کا شاید جام صاحب سو گئے تھے نہ ہماری جانبی اور نہ ہماری قبائلی

رمجشیں ہیں۔

**میر محمد صادق عمرانی :** جناب اس کی وضاحت شیخ زائد ہپھال سے شروع کریں۔

**مولانا عبدالباری :** اس کی وضاحت بعد میں کریں گے میں نے اس کے لئے ایک سوال اٹھایا ہے تو جناب اپنیکریہاں پر ایک سینزروڈر کی طرف سے بیس کوڑہ تک کما تھا تو پھر وہ ستر کروڑ تک پہنچ گئی ہے جناب اپنیکر جب حالت یہ رہی ہے۔

**جناب اپنیکر :** مولانا صاحب آپ موضوع سے بہت ہی ہٹ گئے ہیں۔

**مولانا عبدالباری :** جناب اپنیکر ہم کرپشن کی بات نہ کریں اور دوسرا بات یہ ہے اگر ہم کوئی اور بات نہ کریں جناب ہم نے نہ ہے کہ جو بیس کروڑ کا طیارہ لیا گیا ہے وہ اب دس کروڑ کامل رہا ہے تو میں نے کما تو ہمارے سابق وزیر اعظم کا طیارہ فروخت کرنا چاہئے اور دس کروڑ کا لینا چاہئے انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے جناب اپنیکر جب میں خود میشنگوں میں گیا ہوں تو انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے کہ ہم نے کرپشن کمیٹی بنائی ہے اور اس کی دو تین میشنگوں بھی ہو چکی ہیں میں جانتا ہوں کہ کرپشن کمیٹی بنائی ہے اور اس کی دو تین میشنگوں بھی ہو چکی ہیں میں جانتا ہوں کہ کرپشن کمیٹی میں بھی کرپشن ہو چکا ہے کیونکہ یہ کمیٹی کس نے بنائی ہے یہاں پر جناب اپنیکر یہاں روایت یہ ہے جب کوئی کمیٹی بنتی ہے تو قائد حزب اختلاف اور قائد ایوان مل کر وہ کمیٹیاں بناتے ہیں مل بیٹھ کر بناتے ہیں جب وہ آپس میں مل بیٹھ کر کوئی کمیٹیاں بنائی ہیں واکٹر صاحب نے پھر جب رپورٹ پیش کی تھی اس میں بھی کرپشن کی تھی ایک ہمارے ساتھی کو باہر نکالا تھا جناب اپنیکر یہ آپس میں گپ شپ لگا رہے ہیں یہ کوئی مجلس اور مڑکہ تو نہیں ہے سب بول رہے ہیں خیروں میں میری تقریب میں کوئی فرق نہیں ہے تو جناب اپنیکر یہ بات ہے کہ ہمارے وزراء صاحبان ہمارے سیکریٹریٹ میں بھی نہیں ملتے ہیں میں خود گیا ہوں اور جب ہمارے لوگ سیکریٹریٹ میں جاتے ہیں تو وزیر صاحبان

نہیں ملتے ہیں اب بھلکل ڈاکٹر مالک صاحب نے شروع کر دیا ہے اب وہ بھلکل آٹھ بجے  
سے بیٹھتے ہیں پتہ نہیں پھر کہاں تک بیٹھتے ہیں خیر وہ تو غریب آدمی ہے اللہ خیر کرے تو میں  
نے وزیر اعلیٰ صاحب سے بار بار گزارش نیک نہیں سے کی ہے کہ آپ وزراء صاحبان کو  
سیکریٹریٹ کا پابند کریں اور بقول سیکریٹری صاحبان ہمارے وزراء صاحبان کرپٹ ہیں  
جناب والا بقول گورنمنٹ کرپٹ ہے میں یہ اس بجٹ سے پسلے چاہتا ہوں کہ پرانے بجٹ  
کے جوان کو پیسے ملے ہوئے ہیں ذرا اس کا بھی حساب دے دیں کہ سیکریٹریٹ میں جو نو  
کروڑ کھا تھا وہ کس کو دیا کس وزیر کو شیرنی دیا ہے یا شیر دیا ہے تو جناب اسیکروڑ اتنی  
ایسے حالات ہیں میں حقیقت سے انحراف نہیں کر سکتا ہوں میں سمجھتا ہوں کہ کرپشن کمیٹی

بنے۔

**جناب اسیکرر :** مولانا صاحب آپ کافی بول چکے ہیں۔

**ڈاکٹر نعیم اللہ (وزیر) :** جناب والا میں مولانا صاحب سے مغدرت چاہوں  
گا جس کرپشن کی وہ بات کر رہے ہیں وہ ٹریک سے بہت ہٹ گئے ہیں اس کرپشن میں  
آپ بھی تھے یہ جاریہ اسکیمیں ہیں جس کی لگنگ ہوئی ہے یہ آپ ہی کی اسکیمیں ہیں یہ  
بیانوںے ترالوے چرانوے کی اسکیمیں ہیں جن کو جاری رکھا جا رہا ہے یہ آپ ہی نے  
ہنائی ہیں آپ کس کرپشن کی بات کر رہے ہیں جس میں پہلے پارٹی والے بھی تھے اور آپ  
بھی تھے نبی اسکیوں کے لئے کوئی پیسہ ہی نہیں رکھا گیا ہے یہ آپ لوگوں کی اسکیمیوں کو  
بچانے کے لئے ہم یہ فنڈ لارہے ہیں کہ جو کون کرپٹ تھا کون نہیں تھا یہ تو اس وقت سے  
حساب ہونا چاہئے کہ آپ لوگ وزارت میں تھے آپ کے ساتھی وزارت میں تھے آپ  
مرہانی کر کے میں ٹریک پر آجائیں آپ لوگوں کے لئے ہم تک دو کر رہے ہیں۔

**محمد صادق عمرانی :** جناب یہ نکواری ہونی چاہئے آپ ۱۸۸ء سے شروع کریں  
ٹھیک ہے جناب وہ اس بات پر متفق ہیں۔ یا ۵۸ سے شروع کریں وہ اس بات پر متفق  
ہیں۔

**مولانا عبدالباری :** جناب انہوں نے میری ساری تقریر خراب کر دی ہے۔ (آپس کی باتیں) تو جناب اسیکر یہ کہ پیش یہ بھی مالیاتی بحران کا سبب ہے اور ہمارے مالیاتی نظام کے لئے میں ایک بڑی رکاوٹ سمجھتا ہوں۔ اگر مرکزی حکومت آپ کو پیشہ بھی دے اور آپ کا بھی روایہ رہا پہلے تو ذمہدار نمائش کے آفسروں پیشہ دے رہے تھے اصل میں جو پیشہ دے رہے تھے اس کو رشتہ کا نام دے رہے تھے اور قیامت کی یہ علامت ہے تو جناب اسیکر ابھی انہوں نے ایم پی صاحبان وزراء صاحبان چاہے جو بھی ہے اور اس پر جو ہمارے تقریر کے دوران یہ بات چیت کر رہے تھے اس پر اتفاق رائے پایا گیا ہے پہلے جو بھی پیشہ خرچ ہوا ہے فائننس سے پی اینڈ ڈی تک 1985ء سے لے کر اس کے لئے ایک اعلیٰ سطح کمیٹی بنائیں جس میں کمی ممبر نہ ہونا گورنمنٹ والے نہ حزب اختلاف والے اور رپورٹ اسیبلی کے فلور پر پیش کرے اور جس کے خلاف ایک پیشہ ثابت ہو گیا وہ اسیبلی سے آؤٹ کرے اور اس کا ریلفرنس اسیکشن کمیٹی کو بھیج دے کہ یہ رکن اسیبلی کے رکن کی الیت نہیں رکھتے ہیں تو جناب اسیکر اس حوالے سے میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں میں نے تو اس حد تک کہا ہے کہ ہم بھوک ہڑتاں کریں گے ہم روزے رکھتے ہیں آپ بے شک بھوک ہڑتاں شروع کریں اور آپ جب بیگلوں سے نکلیں گے ہم انشاء اللہ روزوں پر ہوں گے اور آپ فوجے نکلتے ہیں ہم صحیح میزان چوک پر ہوں گے پارلیمینٹ کے سامنے ہم بھوک ہڑتاں کریں گے۔ جناب اسیکر اور بھی بہت باتیں رہ گئی ہیں۔ خیر شکریہ۔

**جناب اسیکر :** ڈاکٹر عبد المالک

**ڈاکٹر عبد المالک (وزیر) :** جناب اسیکر صاحب میں اپوزیشن کے دوستوں کا بہت ملکور ہوں کہ وہچلے ہفتے سے اس حوالے سے منگھ کر رہے تھے اور ان لوگوں نے اس مسئلے کو بلوچستان کا مسئلہ سمجھ کر کے جو بھی قرارداد کے فارمیشن سے لے کر یہاں پر پیش کرنے کے لئے جو تعاون کیا ہے ہم ان کے ملکور ہیں۔

جان سک اس سوال کا تعلق ہے کہ جموریت میں یا جموروی ادوار میں بلوچستان کے ساتھ کیا ہوا ہے کیا ہو رہا ہے اور کیا ہو گا میں تھوڑا سا تاریخی جائزہ لیتا ہوں۔ سن بارہ سو پندرہ کے میکنا کارٹا سے لے کر انہارہ سو تریٹھ کے ابراہم لکن کے گلیں برک اور اپنے نز کے اس پارٹا کی ڈائرکٹ ڈیموکری اور بیسوں صدی کی ڈائرکٹ ڈیموکری تک جموریت میں بے شمار اتار چھاؤ آئے ہیں اور جمورویت کے پودے کو ایک تن آور درخت کی ٹکل دینے کے لئے بے شمار تحریکوں نے جنم لیا اور اس کے لئے لوگوں نے قربانیاں دی ہیں لیکن بد قسمتی سے پاکستان میں انیں سو سینالیں سے لے کر انیں سو پچانوے تک پاکستان کے عوام اور سیاسی قائدین اور عام سیاسی قائدین اور عام سیاسی ورکروں تک ہم نے جمورویت کے گلے ڈھنے ہیں اور اس سے ہی جمورویت کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے کیونکہ جمورویت عوام کی بالادستی کو کہتے ہیں لیکن اصل میں پاکستان میں صرف پانچ فیصد جاگیردار اور سرمایہ دار ہیں جو لوگوں پر حکمرانی کر رہے ہیں جمورویت میں عدل و انصاف ہے لیکن بد قسمتی سے عدل و انصاف نام کی کوئی چیز اس ملک میں موجود ہی نہیں ہے ہمارے عوام کے لئے جمورویت معافی برادری پرست عوام الناس افلاس اور بھوک کے لکھنے میں جکڑے ہوئے ہیں اس کی بنیادی وجہ میں سمجھتا ہوں کہ جب سے پاکستان بنا ہے یہاں محلاتی سازشوں کے ماہر جو مانے جاتے تھے یا جو حکرانوں کا چنان کرتے تھے جیسے دنیا میں کہتے کہ طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں لیکن پاکستان میں ایوب خان کے مارشل لا سے پہلے جو ماہر اقتصادیات تھے جن کو عام الفاظ میں پیور و کریں کہتے ہیں اس طاقت میں ایک اور اضافہ ہوا جو ماہر فوجی کملاتے ہیں اور ان دونوں نے مل کر مختلف اوقات میں مختلف بت ترا شے مختلف حکران بھائے جو میں سمجھتا ہوں جمورویت کو کثروں کرنے میں یہ ہی بالادست طاقتیں ہیں جماں اس

جمهوریت میں انتخابات تک جلے اور جلوسوں کی حد تک تو اجازت دی گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے اگر اس کی بھی اجازت نہ دیں تو وہ یمن الاقوامی طور ان کو جستیخانی نہیں کرتے لیکن جمہوریت میں تغیر و تبدیل کرنے اور یہاں جمہوریت کو پہلنے پھولنے نہیں دیا گیا اور یہی وجہ ہے کہ آج بھی مولوی صاحب نے یہاں پر اس بارے میں بے شمار سوالات اٹھائے ان کا جواز یہ ہے کہ ہم جمال پر تھے آج بھی ہو دیں پر یہیں دیکھیں آج بلوجستان کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے کیا ان تین طاقتوں میں یعنی قانون سازی اور ایوان پیور و کریں اور ملٹری ہے آپ کی نیشنل اسمبلی ہے ان سب میں بلوجستان کا کتنا حصہ ہے بلوجستان کا کتنا کوشہ ہے جو پالیسی وہ بناتے ہیں آپ دیکھیں قومی اسمبلی میں ہم صرف گیارہ ہیں آج میں دعوے سے کہتا ہوں چاہے یہاں جس کی بھی حکومت ہو اس میں پنجاب کا صرف ایک ذویں صرف ایک ضلع ان کو بہ نسبت ہمارے زیادہ عزیز ہے کیونکہ وہاں صرف لاہور را ولپڑی لائھور اور کراچی کے ایم این ایز ہم سے زیادہ ہیں ان کی تعداد زیادہ ہم اس لئے سمجھتے ہیں وہاں ہماری اہمیت نہیں ہے وہاں بلوجستان کی نمائندگی نہیں ہے اگر ہم اس کا تجربہ کریں تو یہ بلوجستان کا ذاتی مسئلہ نہیں ہے کہ یہاں کرپشن ہوتی ہے اس لئے ہم نے بلوجستان کے ترقیاتی فنڈ کو ختم کیا میں اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ کرپشن ہوتی ہے لیکن بنیادی سوال یہ ہے کہ کیا کرپشن صرف بلوجستان میں ہوتی ہے لہذا پیور و کسی اور پولیٹیشنز سب کو مل کر اس پر سوچنا ہو گا لیکن سوال یہ کہ کیا فیڈرل حکومت میں بلوجستان کے پانچ پر سنت وفاقی وزیر ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں جب وہاں کرپشن ہو رہی بلوجستان میں اس کی کیا نسبت ہے کیا ہم بلوجستان کو صرف اس حوالے سے اپنی گلو خلاصی کریں کہ فنڈ میا نہیں کریں گے کیونکہ کرپشن ہے میں پوچھتا ہوں کیا پنجاب سندھ اور فرنٹینو میں کرپشن اور فرنٹینو میں کرپشن نہیں ہو رہی ہے ان کو فنڈ زکیوں دیئے جا رہے ہیں بد قسمی سے جب سے پاکستان کا موجودہ آئین یعنی ائم سوتھر کا آئین بنا ہے اور اس آئین میں جو وفات حکمرانوں کے وفای کے لئے ہیں اس

کا حوالہ تودہ دیتے ہیں لیکن عوام انس کی بھلائی کی دفعہ کا کبھی انہوں نے حوالہ نہیں دیا جناب اپنے آئین کی وفعہ سنتیں میں واضح طور پر کما گیا ہے کہ پسمندہ طبقوں کے مفادات کے لئے خصوصی توجہ اور فروغ دے گی۔ یہ واضح موجود ہے لیکن ہم نہیں سمجھتے کہ چونکہ سال سے جب سے آئین بناء ہے کیا بلوچستان کی ترقی کے لئے کبھی اس پر غور کیا گیا ہے کہ بھائی بلوچستان پر اس کے اطلاق کی ضرورت ہے جناب اپنے بلوچستان میں اس وقت انبوکیشن میں سعنی لیٹری لیت میں فعیل لیٹری لیت یہاں صرف ایک پرسنٹ ہے جبکہ مردوں میں لیٹری لیت صرف آٹھ پرسنٹ ہے کیا فیڈرل حکومت نے کبھی سوچا ہے کہ آئینی (مداخلت)

**مسٹر محمد صادق عمرانی :** جناب اپنے کچھ بحث ہو رہی ہے میں پرانگٹ آف آرڈر کے تحت ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان میں ڈسٹرکٹ تربت کے پانچ سو ٹیکڑے کی اپانٹمنٹ انہوں نے صرف اپنے علاقے سے کی ہے اپنے علاقے کو دیا ہے کیا یہ سیاسی رشوت نہیں ہے۔

**ڈاکٹر عبد المالک بلوچ (وزیر) :** میں نے اس سلسلے میں مسٹر اپنے ریکویٹ (Request) کی ہے پانچ سو ہیں یا جو کچھ بھی ہے جو میں نے کیا ہے اس دن آپ جو بھی کہیں گے میں اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں گا میں اس کا پورا ذہیت فراہم کروں گا اس سلسلے میں آپ بھی تیاری کر کے آئیں اور میں بھی تیاری کر کے آؤں گا آپ تیار ہو کر آئیں۔ جناب والا یہ صرف پہنچ پارٹی کی بات نہیں ہے بلکہ پاکستان کے تمام حکمران جو ہیں انہوں نے کبھی بھی اس طرف توجہ نہیں دی ہے ہم بلوچستان کو ترقی دیں۔ جناب اپنے آئین سو ایسا کے سنسیس (Census) کے مطابق

بلوچستان کو ڈویز ایبل پول میں جو حصہ دیا گیا ہے جا بز Jobs میں وہ اس وقت ہے چار پرسنٹ چار ہے۔ اس وقت فیڈرل گورنمنٹ کے آری آئانس بادی اور تمام ڈویژنوں میں ایک اندازہ کے مطابق تمیں لاکھ نو کیاں ہیں ٹوٹل اگر اس میں بلوچستان کا 4.5 کو کوائٹ کریں تو کم از کم ایک لاکھ ہنسٹھ سڑ ہزار بن جاتے ہیں کیا ہم نے کبھی اس کلاز کو دیکھا ہے بلوچستان کے ایک لاکھ سڑ ہزار کو تو چھوڑ دیں آپ کو دو ہزار بھی ملازمین نہیں ملیں گے اس پر جبریہ ہے کہ ابھی جو ریکروٹمنٹ شروع ہے اس میں میں صرف تی ایڈٹی کی مثال دیتا ہوں کہ اس میں جو انجینئرنگے ہنے ہیں اس میں صرف تین انجینئر بلوچستانی ہیں وہ ہمیں فالک پرانٹ فور پر بھی ہمیں دینے کو تیار نہیں ہیں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو بالادست طبقہ نے ماہرا قصادیات کو بھایا ہے اس میں بلوچستان کی کوئی نمائندگی نہیں ہے لہذا ہماری بد قسمی یہ ہے کہ مجھے دنوں مسٹر اسٹیکر صاحب ہماری روایت یہ

رہی ہے کہ ہم ایک دوسرے کی مخالفت میں اس حد تک آگئے تکل جاتے ہیں کہ ہم بری چیزوں کو فالو کرنا شروع کر دیتے ہیں ہم یہ کہتے ہیں اور ہنپڑ پارٹی کی جسٹیس فیکشن یہ ہے کہ نواز شریف نے یہ کہا ہے کہ چھ کروڑ روپے کا خین ہوا ہے بھی نواز شریف نے یا مجھلی گورنمنٹ نے یا پلے کسی مشرنے غلط کام کیا ہے تو کیا یہ ضروری ہے کہ ہم بھی بری چیز کو فالو کریں کیا کسی صحیح چیز کو ہم فالو نہیں کر سکتے ہیں مجھے سال صرف سندھ میں ساڑھے سات کروڑ روپے کی جو گرانٹ گورنمنٹ نے دی ہے اس میں سے بلوچستان گورنمنٹ کو کتنی رقم دی ہے پانچ کروڑ چھ کروڑ سات کروڑ کیا ہم یہ کہیں کہ چونکہ مجھلی حکومت پسیے کھاچکا ہے لہذا بلوچستان کو کوئی حق نہیں دیں گے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو مختلف پیغامزدیے ہنے ہیں اگر ہم ان کی تفصیلات میں جائیں کیونکہ پنجاب اور فرنٹنھو میں انہیں کوئی نظر انداز نہیں کر سکتا ہے کیونکہ ڈیسیشن فورم میں ان کا شیئر ہے یورڈ

کسی کے حوالے سے ملٹری پورو کسی کے حوالے سے ان کا شیر ہے سندھ کو اس کا  
شیر ملے گا اس لئے ملے گا کہ روکنگ کلاس کا اس سے تعلق ہے بلوچستان کا کوئی والی  
وارث نہیں ہے جب ہم بلوچستان کی وہاں بات کرتے ہیں تو اس کے لئے ہونا تو یہ  
چاہئے کہ ہم چاہے جس پارٹی سے بھی تعلق رکھتے ہوں فیڈرل گورنمنٹ ہو یا جو بھی  
گورنمنٹ ہو ہم اپنے حق کے لئے اس سے لڑیں اس کے سامنے اپنا موقف رکھیں ہم  
چھوٹی چھوٹی چیزوں پر الجھ جاتے ہیں ایک کہتا ہے کہ فلاں کھا گیا فلاں کہتا ہے کہ فلاں  
کھا گیا یہاں یہ چھوٹی سی اسیبلی ہے چھوٹا سا بلوچستان ہے۔ اس میں ہم ایک دوسرے کو  
اچھی طرح جانتے ہیں ایسی بات نہیں ہے کہ آج میں وزیر ہوں اور میں صادق صاحب  
سے چھپا ہوا ہوں میری ہر چیز پر اس نے نظر رکھی ہوئی ہے جب صادق صاحب ۸۸ء میں  
وزیر تھے ان کا بھی ریکارڈ میرے پاس ہے لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ جو بنیادی نارگش ہیں  
انہیں حاصل کرنے کے لئے ہمیں مشترکہ طور پر لائجہ عمل طے کرنا چاہئے ہم یہ نہیں  
کہتے ہیں بھیتیت مشرا بیجوکیشن میں اگر کوئی کرپشن کرتا ہوں پہلک آپ مجھ پر تقدیم کریں  
آپ مجھے تائیں آپ کو یہ حق حاصل ہے لیکن جماں تک بلوچستان کی ترقی کی بات ہو گئی  
اب جیسے یہاں ہم سرچارج کی بات لیتے ہیں سرچارج کے ساتھ یہ کنڈیشن لگائی گئی ہے  
کہ جی آپ کرپشن کو روکیں کرپشن تو اس وقت پاکستانی معاشرے کے خون کے ہر  
قطرے میں بسا ہوا ہے تو پھر یہ کنڈیشن آپ ہنگاب کے ساتھ کیوں نہیں لگاتے کہ ہم  
ڈویٹل پول میں فلسفی پرستی اس وقت دے سکتے ہیں جب آپ لوگ خرید و فروخت  
چھوڑ دیں گے فرنٹیئر میں کیا کچھ ہوا فرنٹیئر میں جمورویت کے نام پر جو کچھ جمورویت کے  
ساتھ ہوا وہ ہم سب کے سامنے ہے کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے لیکن میں اور آپ  
دونوں بے بس ہیں ہم ایک دوسرے کے گربان کو پکڑ سکتے ہیں جو طاقت کے اصلی والی

وارث ہیں اور طاقت کا سرچشمہ ہیں ہم ان کو کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں ہم آپس میں الجھے ہوئے ہیں تو سرچارج کے مسئلہ پر ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمیں کسی مبسمی کی ضرورت نہیں ہے ہمارا جو بسک رائٹ ہے اس پر تو ہم سلنڈر نہیں کریں گے سرچارج ہمارا رائٹ ہے جو فارمولیشن فینڈر ل گورنمنٹ نے اس وقت دی تھی جب بلکہ دیش ساتھ تھا اس وقت کما تھا کہ آڈ رقبہ کے لحاظ سے اپنے ڈویٹل پول اور وسائل کو باشندے ہیں آج جب بلوچستان نے 43 فیصد ہمارا رقبہ کی زمین ہے تو اس پر وہ کہتے ہیں کہ ہم نہیں دے سکتے ہیں آپ نے بلوچستان کو کیا دیا ہے اگر ہم پاکستان کی تاریخ انھا کر دیکھیں ہاں البتہ آپ نے لوگوں کی خرید و فروخت میں مدد ضرور دی ہے کچھ ٹاؤٹ بنانے کے لئے آپ نے کچھ سیکریٹ فنڈز چھوڑا ہے خدا کرے ویسا ہو جیسا آپ کہہ رہے ہیں میں تو کہتا ہوں کہ تمام چیف فنڈر کے فنڈز سامنے آجائیں تاکہ پہنچے کہ بلوچستان میں کیا کچھ ہوا ہے بھی صاحب کے علاوہ بھی اور جمالی صاحب سے لے کر جتنے بھی چیف فنڈر ہے ہیں۔ یہاں پر لوگوں کو خریدنے کے لئے فنڈز استعمال ہوئے ہیں بلوچستان کو ترقی دینے کے لئے کچھ نہیں ہوا ہے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ڈولپمنٹ سرچارج ہمارا رائٹ ہے بلوچستان کا رائٹ ہے اور بلوچستان کی زندگی وغیرہ سب کا انعام اسی پر ہے ہم پر جو خرچ آیا ہے وہ چودہ پرسنٹ ہے اور پنجاب کے کنوں سے جو گیس نکلی ہے اس کا 65 ہے آپ کہتے ہیں کہ آپ کا جو خرچا ہے اس کی آمدنی اور آپ کی آمدنی مل ملا کر پھر تقسیم کرتے ہیں بھی ہمیں اعتراض نہیں ہے جتاب یہ اصول پھر دوسرا جگہوں پر بھی اپنا کیس ڈیوزیبل پول پر بھی اپنا سب کو اکٹھے کرتے ہیں پرسب پر برابر تقسیم کرتے ہیں ڈیوزیبل کی بات آئے گی نوکریوں کی بات آئے گی وہاں پر تو آپ آبادی کی بات کرتے ہیں اور اپنے شیرز کی بات کرتے ہیں جب ہماری باری آتی ہے تو پھر کہتے ہیں کہ ہم سب بھائی بھائی

ہیں سب اکٹھا ملا کر کھاتے ہیں میں سمجھتا ہوں اور میرے دوست جعفر خان نے کہا تھا کہ  
ہم گرانٹ کی بات نہیں کرتے ہیں ہم اپنے رائٹس کی بات کرتے ہیں جو قانونی ہمارا  
رائٹ ہے وہ ہمیں دے دیں اور اگلے۔ ال کیا ہم اس پر بھی خاموش رہیں اس پر بھی  
تو ہم کرپشن نہیں کریں گے واپڈا کا کام بھی تو گورنمنٹ کر رہا ہے واپڈا میں جو کمیشن لے  
رہے ہیں وہ فیڈرل گورنمنٹ ہی کی غماںکندگی کر رہے ہیں یہاں پر جو 73 کارپوریشن  
آپریٹ کر رہے ہیں ان میں فیڈرل گورنمنٹ کے غماںکندے کمیشن لیتے ہیں تو اس میں بھی  
واپڈا کے 27 ارب کا جو بھت ایوکٹ کیا گیا ہے یا ایڈیکٹ کیا گیا ہے اس میں بلوجستان  
کا صرف ایک پروجیکٹ لیا گیا ہے باقی تمام پروجیکٹ ڈریپ کئے گئے ہیں جو گدوں سبی  
کوئی نوکیوی لائیں ہے اسے ایک موڈیٹ کیا گیا ہے باقی بھنی پروجیکٹ کو ٹوٹی نکال دیا گیا  
ہے فیز نو کو جس کے لئے اہوں نے 27 ارب روپے رکھے تھے۔ سینڈک پروجیکٹ کے  
لئے ڈیپارٹمنٹ نے کہا کہ ہمیں 216 کروڑ روپے چاہیں وہ صرف تمیں کروڑ روپے  
دے رہے ہیں۔ پٹ فیڈر والٹنگ کے لئے دوسو کروڑ روپے کی رقم کمنٹیشن ہے وہاں وہ  
اسی کروڑ روپے دے رہے ہیں پٹ فیڈر کے پیسے تو ہم نہیں کھارہے ہیں سندک کے  
پیسے تو ہم نہیں کھارہے ہیں وہاں تو ہمیں دے دو۔ چلو پروجیکٹ لائچ کرو گورنمنٹ کے  
حوالے سے ہم اور آپ سمجھتے ہیں فیڈرل ڈیپارٹمنٹ فرشتہ ہیں پرونشل ڈیپارٹمنٹ چور  
ہیں اس کے حوالے سے بھی جب میں بولان میڈیکل کالج میں پڑھ رہا تھا اس سے دو  
سال پہلے بننا شروع ہوا بھی تک کمپلیٹ نہیں ہو رہا ہے وہاں پر تو پرونشل انوالو نہیں  
ہیں۔ پیشل ہائی وے کے لئے دو کروڑ کی ڈیمانڈ تھی اس میں بچاں کروڑ روپے رکھے  
گئے ہیں اس کے لئے میں ایمانداری سے کہتا ہوں کہ جو لاہوریز ہیں اور انٹر پیشل کپنیز  
جو کام کر رہی ہیں ووڑا اور قلات سیکٹر میں ان کی لاہوریز بچاں کروڑ کی ہوں گی تو اس کی

کیا ہاتھ ہے۔ میں بنیادی طور پر جس بات پر زور دے رہا ہوں میں کہتا ہوں کہ بلوچستان  
کا جو آئینی شیر ہے اس کے لئے ہم سب مل جل کر فائیٹ کریں مثال کے طور پر اب  
تک سوارب کا پرائیویٹ ہاؤس ہوا ہے سوارب روپے فیڈرل گورنمنٹ نے پریویٹ ہاؤس  
پالیسی سے ان لوگوں سے لئے ہیں سوارب میں سے بلوچستان کا شیئر کتنا ہے اس میں  
سے اس کو کچھ نہیں ملا ہے ایک نیڈی پیسہ اس کو نہیں ملا ہے۔ کیا ہم چپ رہیں اگر ہم  
نان ڈولپمنٹ بجٹ کا مطالعہ کریں تو یہ ہم کو درٹے میں ملا ہے جس میں سات ارب  
روپے صرف آپ کی تنخوا ہیں ہیں اس میں ہماری بے ایمانی کا کیا قصور ہے فیڈرل  
گورنمنٹ کے ساتھ کون سی بے ایمانی کی ہے صوبائی حکومت نے کون سی بے ایمانی کی  
ہے سات ارب تنخوا ہیں ہیں اور اڑھائی رب روپے وہ قرضے ہیں جو فیڈرل گورنمنٹ کو  
دے رہے ہیں جو ہم نے نہیں لئے ہیں وہ گزشتہ پچیس سال سے لئے جا رہے تھے ان  
کو کیا کریں کیا ہم ان کو معاف کر سکتے ہیں آپ اس کو معاف کرائیں میں کہتا ہوں اس  
کی گارنٹی دیتا ہوں کہ یہ پیسہ ہم غیر ترقیاتی میں نہیں ڈالیں گے ساڑھے نو ارب  
روپے تو یہ ہو گئے ہیں جو ہمیں مجموعی طور پر دے رہے ہیں اگر نہ دیتے تو پھر کیا ہوتا اس  
پر کٹ لگادیا ہے ہمیں مزید خوبصورت حوالے سے سب پارٹیوں کو ساتھ لے کر چلیں اور  
اگر ملازمتوں کا کوئی 14.5 اگر ہیلپر پارٹی کے دوست لے سکتے ہیں بے بُنک وہ لے لیں  
اور یہ تعیناتی تمام کی تمام ہیلپر پارٹی کی سفارش پر ہو جائیں لیکن ہمیں اپنا کوشہ تو دیں  
جاءے فیڈرل گورنمنٹ کے حوالے سے وہ پروجیکٹ جن کو ہم مانیز نہیں کر رہے ہیں وہ  
خود کریں ان کے لئے کم از کم اتنا پیسہ لائیں جو روڈ بن رہا ہے وہ ہم تو نہیں بنارہے ہیں  
اس میں ہمارا ایک فیصد عمل دخل نہیں ہے تو کتنے کا مطلب یہ ہے جو ہمارے آئینی جو  
ہمارا سیاسی اور جو ہماری اقتصادی حقوق ہیں ان کے لئے ہمیں مل جل کر فائیٹ کرنا

ہو گا یہ جو کرپشن کا گناہ ہم بار بار کر رہے ہیں اس میں بہت سے لوگ شامل ہیں اس پر ذمہ دہی کریں بے شک کریں صرف یہ بات نہیں کہ صرف یہ حکومت کرپشن کر رہی ہیں کیا جمالی حکومت کرپشن نہیں کر رہی تھی جمالی حکومت نے کافی بھی یہی تھے اس میں بھی بہت سے لوگ تھے اس سے پہلے جس حکومت میں ہم تھے اس نے کرپشن نہیں کی ہے یہ جو کرپشن سارے ملک میں ہو رہی ہے اس میں بلوچستان کا پانچ پرسنٹ کرپشن بھی نہیں ہے تو اس میں ہم جائیں گے اس میں بہت تلخ حقائق سانے آئیں گے اس میں سب ذمہ دار ہوں گے میں مولانا باری صاحب سے اتفاق کر لیتا ہوں جب آپ کسی دوسرے پر الزام لگاتے ہیں تو سب سے پہلے آپ کو اپنا گزینا میں دیکھ لینا چاہئے کہ کیا میں خود اس عمل میں شریک نہیں ہوں اگر آپ نہیں تو پھر آپ کو یہ حق ہے آپ کسی کو الزام نہیں اگر میں بطور وزیر اس میں ملوث ہوں تو مجھے اخلاقی طور پر آئینی طور پر مذہبی طور پر مجھے یہ حق نہیں میں کسی کو کہوں کہ تم پیسے لیتے ہو جب کہ میں خود پیسے لے رہا ہوں میں نے بلوچستان کے حقوق کے حوالے سے بہت کچھ کہہ دیا ہے اگر اس میں کسی دوست کو کوفت ہوئی ہو تو میں مغذرت چاہتا ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں جہاں بلوچستان کی بات ہو گی اس کے آئینی حقوق ہوں گے یا معاشری رائیت ہوں گے اس کے لئے مل جل کر لڑتا ہو گا اس کے علاوہ اپوزیشن سے ہماری بات چیت ہوئی تھی جو بھی بلوچستان کے حوالے سے بات ہو گی ہم کریں گے جہاں ہماری بات ہو گی یہ نہیں کہ ہم اپوزیشن کو کہیں کہ آؤ اسکے چلتے ہیں جب اپوزیشن کے پرائبم ہوں ان کو ہم اہمیت نہیں دیتے ہیں میں چیف منشی صاحب سے کہوں گا کہ اپوزیشن کے جو جہنون پرائبم ہیں اس پر بھی ہم بیٹھ کر حل نکالنے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ بلوچستان کے پاس ایک ہی تھیاز ہے کہ مل جل کر فائیٹ کریں بصورت دیگر دیسے بھی ہم کچھ نہیں ہیں اور بھی کچھ نہیں رہیں گے۔ شکریہ

جاتا (ذمہ دہی بجاے گئے)

**جناب اسپیکر :** کوئی اور معزز رکن

**شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر خزانہ) :** جناب والا اس بحث کے دوران کچھ باتیں سامنے آئیں ہیں ہم جواب دینا چاہتے ہیں اگر مجھے ان کے جواب کے لئے پانچ منٹ دے دیں تو۔۔۔

**جناب اسپیکر :** ابھی تک بحث چل رہی ہے بہت سے دوستوں نے بات کرنی ہے پھر آپ جواب دے دینا۔ وقت دے دیں گے۔

**ڈاکٹر سردار محمد حسین :** ہمیں بھی پانچ منٹ دیئے جائیں جو دوستوں نے بات کی ہے ہم اس کا جواب دے دیں۔

**جناب اسپیکر :** آپ کس کا جواب دیں گے وہ تو وزیر ہیں وہ ترقیاتی فنڈ کے حوالے سے بات کریں گے کیونکہ اگر جواب اور شکوہ جواب ہوتا رہا تو پھر ہم اس بحث کو ختم نہیں کر سکیں گے۔

**سردار محمد اختر مینگل :** کیا اور بھی اس پر بحث ہو گی یا یہی بحث ہے۔

**جناب اسپیکر :** یہی بحث جاری ہے کہ صوبہ بلوچستان کو وفاقی حکومت کی جانب سے متوقع گیس کے ترقیاتی سرچارج فنڈ کی فراہمی میں مالی سال 1994-95 کے دوران نمایاں کی کئے جانے کے اہم معاملہ پر بحث چنانچہ یہ بحث جاری ہے جو دوست بات کرنا چاہے کر سکتا ہے چونکہ ریکوئیزیشن دی گئی تھی وہ اس متن کے ساتھ تھی اس پر بات ہو رہی ہے۔

**مسٹر محمد صادق عمرانی :** ہم اس میں ترمیم بھی پیش کرنا چاہتے ہیں آج اہم مسئلے پر بحث ہو رہی ہے اور ستائیں اٹھائیں سیکریٹری ہیں وہ آج موجود نہیں ہیں۔

**جناب اسپیکر :** یہ وزراء کی مرضی پر ہے وہ اس کو ضروری نہیں سمجھتے ہیں اس

لئے نہیں لائے ہیں۔

**سردار محمد اختر مینگل :** جناب والا آج کا یہ جو اجلاس بلا یا گیا ہے میں کوشش کروں گا اس پر مختصر کچھ عرض کروں۔ جناب اپنے کر جب سے یہ ملک وجود میں آیا ہے چاہے بازور یا خوشی سے اس میں شمولیت کی ہے لیکن یہ جو صوبہ ون یونٹ کے بعد بنایا گیا ہے ون یونٹ سے پہلے جو کچھ بھی اس کے ساتھ ہو تارہا چھپلی تاریخ کو دیکھ کر ہم اب تک یہ کہہ رہے ہیں کہ پرانے مرویے کی بنا پر جس نیت کی بنیاد پر اس کی بنیاد ڈالی گئی تھی جس نیت پر دین کے نام پر بھائی چارے کے نام پر برادر قوموں کے حوالے سے اس ملک میں بلا کر شامل کیا گیا تھا وہ تاریخ کے حوالے سے یا گزشتہ ادوار کے حالات پر نظر رکھیں تو اس ملک کے حکمرانوں کی نیت اور اس کو بنانے والوں کی وہ بد نیتی شامل ہے جس کی سزا ہم آج تک بھگت رہے ہیں آج جو مسئلہ چھپڑا گیا ہے وہ گیس کے ترقیاتی اخراجات کا نمایاں کی اس صوبے کی بد قسمی سمجھیں یا خوش قسمی سمجھیں پنجاب کی وہ اس کا استھان مظلوم قوم پر رہا ہے چاہے وہ جمہوری دور ہوتا چاہئے یہاں ڈکٹیشوریت ہوئی ہے خیاء الحق کی وردی میں کوئی اسلامی نظام ہوا ہے اس صوبے کے عوام پر ان حکمرانوں کے ظلم اور زیادتوں کے قصے کبھی ختم نہیں ہوئے ہیں کہنے کو تو یہاں جمہوریت مختلف ڈنوں میں آئی ہے مگر پوری دنیا کی تاریخ میں دیکھیں تو ایسی جمہوریت آپ کو کہیں نہیں ملے گی یہ جمہوریت کس کے لئے ہے یہ جمہوریت کس نے بنائی ہے اس جمہوریت کا حق دار کون ہے دیکھا جائے یہ جمہوریت صرف اس ملک کے ایک صوبے کے لئے بنائی گئی ہے یہ جمہوریت کے ان حاکموں کے لئے بنائی گئی ہے جو اصل میں اس ملک کے حاکم ہیں مالک ہیں یہ جمہوریت واحد جمہوریت ہے جس پر Made in Pakistan کا نہہ لگا ہوا ہے کیونکہ جو اس ملک میں حکمرانی کرتا ہے یہ جمہوریت اس کے لئے جو پولیٹیکل پارٹی بر سر اقتدار ہوتی ہے یہ جمہوریت اس کے ورکروں کے لئے اس کے دوستوں کے لئے اس کے پارٹی عمدے دروں کے لئے ہوتی

ہے۔ جو پولیٹیکل پارٹی بر سر اقتدار آتی ہے یہ جمورویت اس کے ورکروں کے لئے یہ  
جمورویت اس کے دوستوں کے لئے اس کے پارٹی عمدیداروں کے لئے ہے ہم خواہ تجوہ  
اپنے آپ کو اس خوش فہمی میں رکھے ہوئے ہیں کہ یہ جمورویت اس مظلوم عوام کے  
بھی کام آئے گی جاہے یہاں کا آئینہ بنے چاہے بیشل اسٹبلی میں کسی مسئلے پر بحث ہو  
کیونکہ جمورویت کا پلہ ہمیشہ پنجاب کی طرف بھاری ہے وہ جس طرح چاہے اپنے فیملے  
کرائے وہ جس طرح چاہے اپنی من مانی کرے۔ دوسری جو بڑی بات ہے جناب اسٹیکر  
آیا ہم دیکھیں صرف اس صوبے کو جو مسائل در پیش ہیں صرف گیس کے سرچارج کے  
حوالے سے ہیں آیا یہ سرچارج جس میں کسی کسی گئی ہے کل پڑ نہیں امید کے ساتھ پڑ  
نہیں حکمرانوں کی نیت کیا ہے اگر ہمیں مل جائیں تو کیا اس سے بلوچستان کے تمام مسئلے  
حل ہو سکتے ہیں جو مسئلے اس ملک کے بنانے کے وقت سے آج تک قائم ہیں جن مسائل  
کا شکار ہم آج تک ہوتے آرہے ہیں کیا دو ارب چھیاسٹہ کروڑ لڑکے سے یہ مسائل حل  
ہو سکتے ہیں وقت طور پر شاید ہم سوچیں کہ یہ مسائل حل ہوں مگر اس کے علاوہ بھی  
دوسرے کچھ مسائل ہیں آج جس طرح ہم پیش ہوئے ہیں اس مسئلے پر بحث کرنے کے  
لئے حکومتی ہیئت اور اپوزیشن ہیئت متفقہ طور پر اس قرارداد کو پیش کرنے کے لئے  
اتفاق کیا ہوا ہے آیا وہ مسائل ہم اکٹھے پیش نہیں کر سکتے آیا ان مسائل پر متفقہ ہمارا  
ایک رائے نہیں ہو سکتی؟ اگر ہو سکے تو شاید یہ وہ مسئلے بھی حل ہوں مگر ہماری  
بد فتنتی ہے اس صوبے کی ان مسائل کو اگر حکومت کی طرف سے اٹھائے جاتے ہیں تو  
حکومت کی طرف سے صرف اس وجہ سے مخالفت کی جاتی ہے کیونکہ اپوزیشن سے تعلق  
رکھنے والے کسی ایم پی اے نے اٹھائے ہیں یا حکومت کی طرف سے اگر ایسا عوامی  
اجتیحی مسئلہ اٹھایا جاتا ہے شاید اپوزیشن بھی اس کے لئے اتفاق نہ کرے کیونکہ حکومت  
کی طرف سے یہ اٹھائے گئے ہیں جب تک تمام مسائل پر اس کے علاوہ جو مسائل ہیں  
آیا ہمارے وزیر اعلیٰ ابھی تو موجود نہیں ہیں شاید اس میٹنگ کو اٹھینڈ کرنے کے لئے گئے



کے خوابوں میں تھی وہ ان کی تعبیر اس وقت پوری ہوئی نہ ان کو بلوچستان کے مسائل  
ہم سامنے نظر آئے؟ نہ ان کو ان لوگوں کے۔۔۔ عوام کو درپیش مسائل کے ہمارے میں  
کئی سوچ ہوئی صرف نظر میں ان کے۔۔۔ ان کے خیالات میں اقتدار کی کرسی تھی  
ذینی اقتدار کی کری ہے جس کا نتیجہ آج ہم لوگ بھگت رہے ہیں اس وقت چاہے  
اپوزیشن کے یا ٹریڈری نہجوں کے لوگ اکٹھے ہوتے۔۔۔ ایک آواز میں بات کرتے  
تو شاید مرکز کی یہ جرات نہ ہوتی چاہے کسی کی حکومت تھی۔ کوئی بھی اقتدار کا مالک تھا  
مگر یہاں پر موجود چاہے جس پارٹی سے ان کا تعلق تھا وہ اگر اس مسئلے پر اسٹینڈ لیتے تو  
شاید آج ہمیں یہ مسائل درپیش نہ ہوتے۔ بہر حال اب قرارداد آگے پیش کی جائے گی  
میرے خیال میں اس ایوان میں موجود کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہو گا چاہے جس علاقے  
سے بھی اس کا تعلق ہے اس کی مخالفت کرے ہر کوئی اس کی حمایت کرے گا۔۔۔  
ایک سوال پیدا ہوتا ہے جناب انجینئر آپا اسمبلی سے یہ قرارداد منظور ہوئی اور کل اس  
پر عملدرآمد نہیں ہوا تو پھر کیا ہو گا؟ ایک سوال ہے اس پر صوبائی وزراء ہمارے بیٹھے  
ہوئے ہیں وزیر اعلیٰ تو موجودہ نہیں ہیں اس پر ان کی حکمت عملی کیا ہو گی جیسے پچھلی  
قراردادیں جو یہاں منظور کی گئی تھیں زکوٰۃ کے سلطے میں جو میں نے اس وقت بھی اپنی  
اسی Speech میں کہا تھا ایک خیرات دیا جا رہا ہے وہ خیرات بھی ہمارے ہاتھ سے چھیننا  
جا رہا ہے اس کے سلطے میں اسی ایوان میں ایک قرارداد پیش کی گئی تھی جو منظوری  
ہوئی تھی اس کے سلطے میں صوبائی حکومت نے کیا قدم اٹھایا؟ ہمپڑ پروگرام کے سلطے  
میں بھی ایک قرارداد منظور ہوئی تھی اور ہم پر یہ الفاظ لگائیا گیا کہ یہ میدان چھوڑ کر  
بھاگے ہیں جو میدان میں موجود تھے انہوں نے کیا کیا؟ جو اس وقت قرارداد کی حمایت  
میں دھواں دھار تقریبیں کر رہے تھے انہوں نے کیا کیا؟ وزیر اعلیٰ کی موجودگی میں  
قراردادیں منظور ہوئیں سب نے حمایت کی اس کے لئے کوئی اسٹینڈ Stand لیا گیا نہیں  
قراردادیں کس کی نظر ہو گئیں؟

اس کے باوجود جو کچھ بھی کیا جا رہا ہے اب ہم نہ جانے جب وزیر اعلیٰ خود کہتے ہیں کہ مرکز کے ساتھ ہمارے تعلقات خوشنوار ہیں جب تعلقات خوشنوار ہیں ظاہر ہے ذاتی تعلقات اس کے نہیں ہوں گے میرے خیال میں اگر کوئی تعلقات ہوں گے مرکز کے ساتھ وہ صوبے کے حوالے سے ہوں گے۔ جب وزیر اعلیٰ خود اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ صوبے اور مرکز کے تعلقات خوشنوار ہیں تو پھر یہ مسائل کیوں ہمارے سامنے آ رہے ہیں۔ یاد کون سے تعلقات ہیں جو شاید ہم سے چھپائے جا رہے ہیں مرکز اور صوبے کے تعلقات اگر خوشنوار ہوئے تو مرکز صوبے کو اس کے حقوق بڑی کے طور پر چھینکتے ہوئے نہیں دے گا۔ اس کے جائز حقوق بالا مانگے اس کو دینے پڑیں گے اس کے جائز حقوق بغیر اسلامی کے قرار داد پاس ہوتے ہوئے دینے چاہئے۔ اب نہ جانے وزیر اعلیٰ کے کیا تعلقات ہیں ہمیں پتہ نہیں چلتا وہ خود بھی موجود نہیں ہے۔ شاید جو موجودہ قرارداد پیش ہو رہی ہے اس سلسلے میں وہ اسلام آباد کے ہوئے ہیں ان کے ذاتی تعلقات ہیں یا صوبائی تعلقات ہے اب پتہ نہیں ان تعلقات کے لئے دین میں سعید احمد ہاشمی صاحب ہے انہی کو معلوم ہو گا بہر حال جناب اپنیکر ایک تو ہم مرکز پر نکتہ چینی کرتے ہیں وہ نکتہ چینی ہم جتنے بھی کریں وہ کم ہے۔ جو بھی مرکز ہو موجودہ مرکز ہو یا گزشتہ مرکز ہو یا آئے والا۔ مگر اس کے علاوہ ہم دیکھیں کہ صوبہ کیا کر رہا ہے جو اختیارات صوبے کے پاس ہیں صوبائی حکومت کیا کر رہا ہے صوبائی اسلامی کیا کر رہی ہے کہتے تو ہیں کہ مرکزی ملازمتوں میں صوبے کا جو کوئہ ہے وہ ہمیں نہیں دیا جا رہا ہے آیا صوبے میں جو کچھ ہمارے ہاتھ میں ہے۔ ہم اس صوبے کو کیا دے رہے ہیں میں مثال آپ کو دوں میرے خیال میں آپ کی صوبائی کابینہ کا ایک فیصلہ ہے کہ حب میں موجود صنعتیں ہیں اس میں ستر فیصد مقامی افراد کو کوئہ دیا جائے۔ اس کے لئے صوبائی حکومت نے کوئی قدم اٹھایا۔ آیا ان ملازمتوں میں ستر فیصد جو کوئہ ہے تمیں یاد ہے 1988ء میں نواب محمد اکبر خان بھئی جب وزیر اعلیٰ تھے۔ بڑی مشکلوں سے اس کوئے کو چینتا ہیں فیصلہ

تک لایا گیا تھا۔ اس کے بعد جو حکومتیں آئی ہیں پھر وہ تیرہ سے پندرہ نیصد حب کے علاقوں میں ہو گیا ہے جو چیز ہمارے ہاتھ میں ہے اس کے لئے صوبائی حکومت کیا اقدام اٹھایا ہے یہ مرکزی محکمہ تو نہیں انڈسٹریز کا محکمہ تو صوبائی حکومت کے ساتھ ہے جا ہے ونڈر ہو۔ او تھل۔۔۔ حب۔۔۔ یا نیا قائم کی جانے والا گذانی ہو۔ اس میں صوبائی حکومت نے صنعت کاروں کو یا وہاں پر جو محکمہ ہے لیڈا ہے کوئی انڈسٹریکشن جاری کی ہے مرکز سے ہم ملازمتوں کا ڈیماونڈ کرتے ہیں جب ڈیپوشن کا مسئلہ آتا ہے اس کی صوبائی حکومت میں شامل وزراء یا ٹریوری ہنجز پر بیٹھیں حضرات اس کی مخالفت کیوں کرتے ہیں وہ تو مرکز سے آئے ہوئے ہیں جب مرکز آپ کے لوگوں کو ملازمت نہیں دیتا۔ تو آپ پھر کیوں آن داتا بنے ہوئے ہیں اس کو ملازمت دے رہے ہیں دونوں ہاتھوں سے دے رہے ہیں کہ ہمیں کچھ نہیں چاہئے۔

جب اپنے کبھی جب تک صوبائی حکومت ان مسائل پر اشینڈ نہیں اٹھاتی۔ جا ہے ایک نہیں اس مسئلے پر ہزار قراردادوں پاس کریں تو بھی یہ حل نہیں ہو گا۔ ہم اس مسئلے کو حل نہیں کر سکیں گے چاہے مرکز میں صوبائی ملازمتوں کا کوئی کا مسئلہ ہو گئیں سرچارج ہو رائٹلی ہو ابھی دوسرے مزے کی بات دیکھئے کہ ہم صرف سرچارج پر رو رہے ہیں۔ اصل چیز کو دیکھیں جس کی مالک ہم ہے ہم کہتے ہیں کہ اس سے ملائی وہ لیتے ہیں اور جو کچھ رہ پختا ہے اور اس خیرات میں بھی من مانی ہم نے کبھی گیس کے بارے میں بات کی ہے کہ صوبے کے کن کن علاقوں کو گیس دی جائے گی۔ صوبائی حکومت کوئی تعاون نہیں کرے گی۔ سوئی سے گیس پنجاب کے خشتہ کے بھوؤں تک پہنچ جاتی ہے۔ سوئی (بلوچستان) کی گیس کی وجہ سے پنجاب کی بڑی صنعتیں قائم ہیں۔ سوئی کی گیس کی وجہ سے کراچی کی بڑی صنعتیں چل رہی ہیں مگر زیارت تک صرف مسلمانوں میں گیس پلاٹی کی جاتی ہے نہ کہ زیارت کے عوام کے ساتھ ان کو ہدرا دی ہے۔ بلکہ صرف زیارت کی خوبصورتی کو برقرار رکھنے کے لئے ان درختوں کی حفاظت کے لئے کہ لوگ

درخت کاٹ رہے ہیں۔ ایسا نہیں کہ یہاں پر جو چنگاب یا کراچی سے عیش و عشرت کے لئے لوگ آتے ہیں۔ ان کی ان عیاشیوں میں کوئی خلل نہ پڑیں یہ نہیں کہ زیارت کے لوگوں کو گیس کی ضرورت ہے مستونگ تک سینتا لیں سال بعد گیس جا پہنچی ہے اور کوئی کے ان علاقوں کو گیس سپلائی کی گئی ہے جہاں پر اصل حکمران طبقہ موجود ہے مگر ان علاقوں کو مشکل سے گیس ملتی ہے۔ جو یہاں کے حقیقی باشندے ہیں ان کو کچھ نہیں دیا جاتا۔ جناب اسیکر آخر میں اس قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے صوبائی کابینہ کو ایک مشورہ دوں گا۔

”جس کمیت سے دھقان کو میر نہ ہو روزی  
اس کمیت کے ہر خوشہ گندم کو جلادو“

سردار شاء اللہ خان زہری (وزیر) : یہ شعر پرانا ہو گیا اب۔

سردار محمد اختر مینگل : آپ آگ لگا کر دیک لیں سب کچھ نیا ہو جائے گا تو جناب اسیکر جب تک صوبائی حکومت نے اشینڈ نہیں لیا اس پر چاہئے ہم جتنی قراردادیں پیش کرتے رہیں شاید وہ معنی نیز نہ ہوں وزیر اعلیٰ ہے پتہ نہیں اب اسلام آباد کے کماں کا دورہ شروع کر دیں۔ جب تک وزیر اعلیٰ اس پر اشینڈ نہیں لیتے یا صوبائی کابینہ ہم اپوزیشن تو اس معاطلے میں آپ کے ساتھ ہیں۔ ہم نے قرارداد کی حمایت کی ہے اس کے علاوہ اور کچھ قراردادیں ہیں ہم لائے اور امید رکھیں گے کہ یہ حکومت اس سلسلے میں ہمارے ساتھ تعاون کرے گی۔ جو وزیر اعلیٰ گئے ہیں ملاقات ہو گی کچھ مسائل نہ صرف گیس سرچارج کے بارے میں گیس سپلائی کے بارے میں افغان مهاجرین کا۔ ملکہ جو درپیش ہے اہم مسئلہ ہے اس مسئلے کے بارے میں وفاقی حکاموں میں ملازمتوں کے بارے میں بیشکل ہائی ویز کا مسئلہ ہے ان سب مسائل میں ہم ان کی حمایت

کرنے کے لئے تیار ہیں۔ شکریہ۔

**جناب اسٹاکر :** اور کوئی معزز رکن

**شیخ جعفر خان مندو خیل :** (وزیر خزانہ) جناب اسٹاکر میرے خیال میں تمام دوستوں نے اس پر رائے زنی کرنی کری اور بڑی اچھی تقریبیں سامنے آئی ہے۔ میں کچھ وضاحت کرنا چاہوں گا خاص طور پر سردار اختر مینگل کی تقریب کی اپریشن میں کروں گا کہ اس نے بڑے اچھے پوائنٹ اٹھائے اور بڑے اچھے وقت پر اٹھائے بھیثت فناں نشر میں نے شروع میں اپنے کو ان پوائنٹ تک محدود رکھا کہ صرف ڈولپنٹ سرچارج تک کہ شاید یہ معاملہ لوگ سمجھے کہ سیاسی طور پر کوئی امکسلائیشن مسلم نہیں کی جاوے سے یا دوسرے حوالے سے کرنا چاہتے ہیں اس میں تھوڑی سی وضاحتیں کروں گا کیونکہ اس وقت ہم اسے نیک اپ کیا ہے صرف بلوچستانی کی حیثیت سے آپ لوگوں کو میں نے پہلے بھی یقین دہانی کرائی اور پریس کانفرنس میں چاہے کسی اور مینگل میں ہم نے کوئی سیاسی بات نہیں کی کہ شاید ہمارے یمنجڑ میں اختلاف آتا شروع ہو جائیں ایک بلوچستانی کی حیثیت سے کہ صادق صاحب پیپلز پارٹی کے حوالے سے بولیں اور مولانا صاحب جے یو آئی کے حوالے سے بولیں ہم نے کوشش یہ کی ہے کہ ایک بلوچستانی کے حوالے سے اس سب کا احاطہ کریں کیونکہ اس وقت ہمارے سامنے تھا دو سو چھیاسٹھ کروڑ روپے ڈولپنٹ سرچارج کا تھا۔ نیشنل ہائی ویز کا سردار صاحب اور ڈاکٹر مالک صاحب نے پوائنٹ اٹھایا۔ نیشنل ہائی ویز میں اس سال جو ہمارا حصہ بتا ہے دو سو ستر کروڑ روپے اور نیشنل ہائی ویز نے جو ڈیماڈ کی ہے کم از کم وہ بھی دو سو کروڑ روپے کہ جو جاری پرو جمکنس ہے اس کو ہم نہیں چلا سکتے ہیں لیکن افسوس کہ میں (ایے پی سی سی) میں گیا تھا۔ وہاں انہوں نے یقین دہانی کروائی میں نے اس پر شور کیا کہ آپ لوگوں نے جو پھاس کروڑ روپے رکھا یہ تو جوں میں لیبل لیڈر کریٹ ہوتے ہیں ہمارے دوست تو سمجھتے ہوں گے۔ کہ جوں میں کام ہو جاتے ہیں اور جو لائی ان کا

بھنٹ ہو جاتا ہے ہمارے ہاں چھ پروجیکٹ چل رہے ہیں ہر پروجیکٹ کو پانچ پانچ کروڑ روپے لگادیں وہ بھی پچاس کروڑ اس پر چلا جاتا ہے سردار صاحب کے گھر کا جو پروجیکٹ ہے وڈھ والا ایک ارب سے بھی زیادہ ڈیڑھ ارب کے قریب یعنی ایک ارب پینتیس کروڑ کا اس کے لئے اس سال ایلوکیشن جو رکھی گئی ہے وہ پانچ کروڑ روپے کیا آپ اس سے اندازہ لگائتے ہیں کہ یہ تیس سال میں ختم ہو گا پھیس سال میں ختم ہو گا۔ منگالی جو ایس کلمت Escalate ہو گی۔ یہ تو اس کو پورا نہیں کر سکتی یہ پانٹ میں نہیں (اے پی سی سی) میں اٹھایا و راس طرح میں نے بولا بلکہ میں نے یہ بھی کہہ دیا کہ پچاس کروڑ روپے کی خیرات اپنے ساتھ رکھو۔

پھر وہاں انہوں نے یہ لیکن دہانی کرائی کہ اچھا ہم آپ کا شیئر پچاس کروڑ سے بڑھا کر ایک ارب میں کروڑ کرتے ہیں لیکن افسوس کل میں نے چیزیں نیشل ہائی وے اور کونسل سے جب بات کی تو انہوں نے کہا آپ کے اٹھتے ہی بعد میں ہم کو اپس بلا لیا کہ نہیں بلوچستان کا شیئر وہی پچاس کروڑ رکھو صرف ہم نے فشر کامنہ بند کرنے کے لئے کہا یہ آن ریکارڈ بات ہے دو سو ستر کروڑ حصہ حکام سے کم گزارہ چلانے کے لئے نیشل ہائی وے نے لکھا ہے دو سو کروڑ لکھا ہے پچاس کروڑ انہوں نے دیا ہے پھر ہمارے ساتھ دوبارہ وعدہ کیا جاتا ہے ٹھیک ہے ایک سو بیس کروڑ کم از کم اتنا کرے تاکہ ڈیورشن کے اوپر پانی لگتا رہے اتنا ہو گیا ایک سو بیس کروڑ اتنے بڑے پروجیکٹ میں لیکن واپس پھر اس کو بلا کر کے قاضی علیم اللہ جو ہے اس وقت آپ کا ڈپنی چیزیں ملائکہ کیش اس نے تاکہ یہ سب بلوچستان والے کے منہ بند کرنے کے لئے کیا تھا خود ار پچاس کروڑ سے ایک روپیہ بھی زیادہ مت کر دیا ہے اس وقت جو نیشل ہائی وے جو این ایف سی مینگ آری ہے اس میں ہم نے اٹھانا ہے یہ بریف ہم نے اپنے ساتھیوں کے لئے اس طرح بنایا ہے کہ آپ پتہ کر سکتے ہیں صادق عمرانی صاحب نیشل ہائی وے کے بہت قریب ہیں وہ جانتے ہیں ان کو بھی ڈیشل ہتایا گیا ہے اس وقت جو نیشل ہائی وے ہمارے ساتھ جو ہو رہا

ہے اسی طرح سیندک پروجیکٹ ہے اس کو چلانے کے لئے بھی تین ارب چاہئے لیکن تمیں کروڑ رکھے گئے ہیں میں نے ان چیزوں کو آج اس وجہ سے نہیں چھیڑا میں نے کہا کہ ایک مسئلے تک ہم محدود رہیں میں سردار صاحب کو اور اس ایوان کو یہ کہتا ہوں کہ اگر ہمارے مطالبے حل نہیں ہوئے تو اگلے سال وہ صوبے میں کوئی کام ہو گا اور نہ مرکز کے جو پروجیکٹ ہیں اس کے اوپر کوئی کام ہو گا حقیقتیتاً تارہا ہوں ایک سال کے لئے اگر آج ہم نے منظور کر لیا تو ایک سال کے لئے Stand Still ہو گا یہ بات تو ہم نے اس فورم پر اس وجہ سے لائی جانب والا جس میٹنگ میں آپ بھی موجود تھے اور مولانا باری صاحب بھی موجود تھا اس میں یہ آپ کو ہر یونیک وی گئی تھی کہ ہی صوبے کے بحث کی تنخواہ ہمارے ساتھ نہیں ہو گی ترقی کا تو کوئی ہی سوال پیدا نہیں ہوتا ہے یہ تو پرانفل کے حوالے سے ہیں جو فیڈرل کے حوالے سے ہیں اگر اس کے تفصیل میں جاؤں اور انشاء اللہ ہم نے اپنے صوبے کا حق یا صوبے کی بات نہیں چھوڑ دی ہو گی لیکن اس حوالے سے آج میں نے محدود رکھا کہ اس تاک تک ہم رہیں لیکن انشاء اللہ اس ایوان کو سرکاری ہنجزو کی طرف سے میں یہ لقین دلاتا ہوں کہ اگر ہم کو یہ حق نہیں دیا گیا تو پھر یہ مسئلہ ہم ایوان کے سامنے لا کیں گے پھر یہ ایوان اور اسمبلی کے جو نمائندے ہیں ہم اپوزیشن اور گورنمنٹ سمیت پھر انہوں نے جو فیصلہ کیا ہم وہی قدم اٹھائیں گے پیچھے سرڈر نہیں کریں گے کیونکہ گیس ہماری واحد پارٹی ہے اسے ہم کس طرح سانڈر کر سکتے ہیں ہائی ویز پر ہمارا کام چل رہا ہے لوگ ڈیورشنوں میں دوڑ رہے ہیں ان لوگوں کے لئے ایک روپنیہ نہیں رکھا گیا اگلے سال کے لئے پچاس کروڑ تو وہ ہبھی ہے ہیں جن کے جو بل پھیے ہوئے ہیں وہ جو لائی کی فرشت تاریخ میں جیسا پلا ریلیز میں گاہہ لہبھی ہے اس میں کلینر ہو جائیں گے اور یہاں مشرپیرولیم کے حوالے سے بات کی گئی کہ مشرپیرولیم نے کہا کہ اس میں کی نہیں کی گئی وہ شاید آپ لوگوں کے سمجھنے میں غلطی ہو ان کے بھی ہم ملکوں ہیں کہ بھی کم سے کم اگر کسی نے پہلے بات کی ہے تو وہ یہ پیرولیم

نے کی ہے اور انہوں نے کہا کہ ہم اس کٹوئی کو کم نہیں ہونے دیں گے کم از کم بلوچستان کو پچھلے سال کے جو ڈولپہنٹ سرچارج ملا تھا ہم کوشش کریں گے کہ اس لیوں پر ان کو میشن کریں اگر زیادہ نہیں کر سکیں یہ نہیں کہا کہ کم نہیں ہوا کم تو آپ کے سامنے فیکوز ہیں فیڈرل گورنمنٹ نے جو ہم کو پروجیکشن دی ہے ہم نے اسی کی بات کی ہے اپنی طرف سے ہم کوئی نہیں کہا کہ ایک سال میں ہم کو کتنا ملے گا یا کتنا بیجے گا فیڈرل گورنمنٹ نے جو فیکوز دیئے ہوئے ہیں ایوان کے سامنے ہم نے رکھے ہیں مولانا عبدالباری صاحب نے کہا کہ ایک اخبار نے رائلی لکھی ہے دوسرے نے فلاٹ لکھا تیسرے نے فلاٹ لکھا میں نے پرسوں خود مولانا عبدالباری صاحب کو سمجھایا کہ ڈولپہنٹ سرچارج کیا ہوتا ہے اور رائلی کیا ہے وہ اخبار والے غربیوں کو کیا پتہ ہے۔

**مولانا عبدالباری :** جعفر صاحب میں سمجھتا تھا آپ سے پہلے بھی آپ نہیں سمجھتے تھے آپ نے اخبار کی تردید بھی نہیں کی آپ ہماری بات کا غلط لیوں نہ لے جاؤ آپ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے کہ ہم جانتے تھے اصل میں آپ نہیں جانتے۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل :** (وزیر خزانہ) اچھا پھر اس میں پروانشل کرپشن کی بات شروع کرنی ہوگی میں مانتا ہوں کہ شاید یہ کرپشن فیڈرل لیوں کے ہو یا صوبے میں ہو یہ ناسور ہے ہمارے صوبے کے انتظامیہ کو اور ہمارے کو برپا دکر رہی ہے لیکن آج جس بات پر ہم سب اکٹھے ہوئے ہیں میرے خیال میں اگر اپنے لمبیشنزاں تک رکھ لیں شاید پھر ادھر کوئی اثر پڑے یہ تو شاید قرارداد کی روح یعنی چینچ کر دے اور لوگوں کے اوپر کیا امپریشن جائے گا کہ یہ مطالے میں بھی مغلص نہیں تھے پھر بعد میں اس کے اوپر جدوجہد میں کیا مغلص ہوں گے ٹھیک ہے میں مانتا ہوں اس صوبے میں جو میرے دوست پروپوز کریں گے انشاء اللہ ہم اس کی مخالفت نہیں کریں گے صوبے میں کرپشن کے حوالے سے یا دوسرے حوالے سے لیکن پدرہ تاریخ کو پھر اسمبلی کا اجلاس آرہا ہے انشاء اللہ تم طلب کریں گے بحث کے لئے اس میں اس کے اوپر پیش بندی بھی

ہو سکتی ہے اس میں تجاویز بھی آسکتے ہیں لہذا اس قرارداد کو اگر ہم اصل روح میں چھوڑ دیں تو بھی اس میں ہماری مخصوصی ظاہر ہو جائے گی ہمارا ذور کوئی نہیں نہ ہم لڑ سکتے ہیں زور حقیقت اس وقت استھبلاشمنٹ پنجاب کی ہے وہ خوش قسمت ہے حکمران سندھ کے ہیں وہ خوش قسمت ہیں ایک سال میں اپنے حق کو چھوڑ کر آٹھ ارب روپے کا سندھ کو گرانٹ ملا ہے اور ہمارا نوٹل ڈولپٹٹ بجٹ ڈھانی سو کروڑ کا ہے ہمارے بجٹ سے تم گناہ زیادہ ان کو گرانٹ ملا ہے خوش قسمت ہیں وہ لوگ خدا اور دے ان کے بھی اپنے مسائل ہیں لیکن ہمارے اس مسئلے کو اٹھانے کے لئے ہم لوگوں نے ایک مشترکہ جدوجہد کرنی ہو گی چاہے وہ دوسرے حوالے سے ہو میں تائید کرتا ہوں اس بات کو ہم نے اس فذذ کو بھی مشترکہ طور پر خرچ کرنا چاہئے اور ہمارے جو دوسرے مسئلے ہیں اس کو بھی یہی روایات سامنے رکھتے ہوئے جو آج ہم نے شروع کیا ہے اس کے اوپر بھی ہم کو آگے جانا چاہئے۔ بہت شکریہ۔

**سردار شناع اللہ خان زہری :** (وزیر بندیات) جناب اسٹیکر صاحب رات کو مجھے کافی لیٹ اطلاع می اور میں تیاری کر کے نہیں آیا ہوں بہر حال سردار اختر جان نے بڑی اچھی تجویزیں پیش کی ڈاکٹر عبد المالک نے بھی بڑی اچھی تجویزیں پیش کیں۔ خدا کرے یہ قرارداد بھی پلے والی قراردادوں کی طرح روی کی توکری میں نہ جائے اور اس پر عملدرآمد ہو لیکن تالی ایک باتھ سے نہیں بھتی لیکن ہمیشہ تالی دونوں ہاتھوں سے بجا گی جاتی ہے جہاں تک ہماری اجتماعی مفادات کی بات ہے تو ہمیں یقین ہے کہ اپوزیشن ہو یا ثریوری ہمہ ہو وہ بلوچستان کے مسائل پر مشترکہ لائجہ عمل اختیار کریں گے اور ہمیں موقع بھی یہی ہے کہ اپوزیشن میں بھی جو لوگ میٹھے ہوئے ہیں ان کو بھی بلوچستان کے مسائل سے ہم سے زیادہ دلچسپی ہے اور وہ بھی بلوچستانی ہیں اور بلوچستان کے مسئلے مسائل کو اچھی طرح پیش کر سکتے ہیں چاہے وہ پیپلز پارٹی کے ممبران ہو یا دوسرے ممبران ہو اپوزیشن کے ان سے یہی ترقی ہے کہ جہاں بلوچستان کے مسئلے آئیں گے اس

پر وہ فریڈری ہسپنگز کا ساتھ دیں گے جناب اسٹریکر صاحب اور جب بھی کوئی ایسی قرارداد آتی ہے ہم بڑے دھواں دار تقریر کرتے ہیں اور جو بھی آتا ہے فیڈرل گورنمنٹ کے خلاف بول دیتے ہیں لیکن پریکٹیسکل ہم نے یہ دیکھا ہے کہ ہم تقریر کرنے کے بعد اسیبلی سے جب باہر نکلتے ہیں تو ہر کوئی اپنی کاڑی میں بیٹھ کر اپنے گھر کا راہ لے لیتے ہیں لیکن کبھی بھی انہوں نے مشترک طور پر اسیبلی میں بھی یہ نہیں کہا ہے کہ ہم بیٹھ کر کوئی ایک لائچ عمل طے کریں تاکہ ہم فیڈرل گورنمنٹ سے اپنے حقوق لیں جناب اسٹریکر صاحب قراردادوں کے ذریعے نہ حقوق ملنے ہیں نہ حقوق لئے جاتے ہیں آج چیف منٹر صاحب نہیں ہے اگر ہوتے تو میں ان سے یہ سوال کرتا کہ اگر اس قرارداد کا بھی یہی خش ہوتا ہے جو پہلے والے قراردادوں کا ہوا تو اس کے بعد پھر ہم کیا کریں گے ہمیں کیا راستہ اختیار کرنا ہو گا آیا ہم ایجیشنسن کی طرف جائے آیا ہم کوئی اور راستہ اختیار کرے خیر وہ ہمیں امید ہے کہ ہم اور اپوزیشن بیٹھ کے اس مسئلے پر ڈسکس کریں گے۔

جناب والا ہمیں یہ تو چہ نہیں ہے کہ ہماری جو کٹوتی ہوئی ہے اس میں شاید وہ ہمیں مل جائے کیونکہ ایک جو کٹوتی ہوتی ہے میرا یہ خیال ہے کہ ایک پلانگ کے تحت ہوتی ہے کہ بلوچستان کو فنڈ زندہ دو تاکہ وہاں پر ڈوپلمنٹ ہی نہ ہو اور وہاں کے لوگ وہاں کی گورنمنٹ سے بد نظر ہو جائیں لیکن آج کے لوگوں میں بھی شعور آچکا ہے یہاں کے لوگ بھی سب کچھ سمجھتے ہیں سب کچھ جانتے ہیں ان کو پڑھتے ہے کہ ڈوپلمنٹ کس وجہ سے نہیں ہو رہی ہے اور کس کے کھنے پر نہیں ہو رہی ہے۔ اگر ہم ڈوپلمنٹ کے پیسے کھاجاتے ہیں تو لوگوں کو بھی پڑھتے ہے اگر فیڈرل گورنمنٹ ہمیں پیسے دیتے ہیں تو بھی لوگوں کو پڑھتے ہے لوگ فیصلہ کرنے والے ہیں بلوچستان کے لوگ فیصلہ کرنا جانتے ہیں جناب اسٹریکر جماں تک پنجاب کی بات آتی ہے تو ہم پنجاب سے بھیک کیوں مانگتے ہیں ہم نے بیشہ بات کی ہے اور ہمارے وستوں نے بھی بات کی ہے ہمارے ڈوپلمنٹ سرچارج کے پیسے کیوں کاٹے گئے ہیں لیکن آج ہم نے اپنے ایریز کی بات نہیں کی ہے ہمارے

جو بقايا جات ہیں اس کی بات نہیں کی ہے جتاب اسیکر ظلم کی بات یہ ہے کہ گیس ہاری سرزین سے لکھتی ہے سب کچھ ہمارا پھر بھی ہم بھیک مانگ رہے ہیں اور ہم یہاں صرف اس حال میں بیٹھنے رہتے ہیں اپنے آپ کو کوستے رہتے ہیں اپوزیشن والے کہتے ہیں کہ ٹریڈری ہنجزوں نے کرپشن کی ہے ہم کہتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ تعاون نہیں کر رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں آپ آئیں خدا را بیٹھیں بلوچستان کا جو مسئلہ ہو گا اس پر ہم آپ کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے جتنے بھی بقايا جات ہیں وہ ہمیں فیڈرل گورنمنٹ دے کہنے بنتے ہیں جعفر صاحب کو پڑھو گا شاید 66 ارب بنتے ہیں ہم وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ ریکوئیسٹ کرتے ہیں کہ ہمارے جو بقايا جات بنتے ہیں وہ ہمیں دیئے جائیں کیوں ہم صرف ڈولپمنٹ سرچارج کی بات کرتے ہیں ہمیں کیوں یہ بات نہیں کرنی چاہئے کہ ہمارے سارے بقايا جات دیئے جائیں اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم اپنے حقوق کے لئے لزیں تو ہم اپنے حقوق کے لئے ٹھیک ٹھاک طریقے سے لویں ہمیں اپنے حقوق کے لئے بات کرنی چاہئے یہ ہمارا مطالبہ ہے کہ ہمارے جو بقايا جات ہیں دیئے جائیں اور 1963ء سے جب سے یہاں سے سوئی گیس نکل رہا ہے اس وقت آج تک ہمارے بقايا جات ہمیں دیئے جائیں۔ جتاب اسیکر پنجاب کی بات کرتے ہیں جب اجتماعی مفادات کی بات آتی ہے پنجاب کی۔ اس کے جتنے بھی ایم پی اے ہیں وہ ایک ہوتے ہیں جیسا کہ یہاں مولانا پاری صاحب نے بات کی ہے کامیابی کا ایک ایم پی اے یہاں آیا تھا میں نے جب بلوچستان کی بات کی تو وہ آگ بگولہ ہو گیا۔ جب پنجاب کے مفادات کی بات آتی ہے فرنٹیئر کے مفادات کی بات آتی ہے ان کے اپوزیشن کے لوگ ہوں یا ان کے ٹریڈری ہنجزوں کے ایم پی اے ہوں وہ اجتماعی طور پر اپنے مفادات کی بات کرتے ہیں لیکن ہم یہ اسمبلی کے فلور پر کھڑے ہو کر بات کرتے ہیں اس کے لئے میں سب سے پہلے اپنے آپ کو کہوں گا اس میں جو بات کرتا ہوں اس میں ملک نہیں ہوں اگر میں مغلص ہوتا اپنے بلوچستان کے ساتھ اپنے کاز کے ساتھ اپنے

عوام کے ساتھ مغلص ہوتا۔ تو آج یہ نوبت یہاں تک نہ پہنچتی کہ ہمیں بھیک کے طور پر کچھ پیسے دیئے جائیں اور بعد میں جو فیڈرل گورنمنٹ کی مرضی۔ فیڈرل سیکریٹری کی مرضی جب وہ گھر سے لا کر آتا ہے تو بریک جنسٹ قلم وہ بلوچستان کے اڈھائی ارب کاٹ دلتا ہے۔ اگر ہم میں جان ہوتی جناب اپیکر تو یہ سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ آج ہم اس اسیلی کا اجلاس بلاست اور ادھر ہم بحث کرتے ان کو یہ جرات نہیں ہوتی کہ وہ ہمارے پیسے کاٹ دیں لیکن پتہ ہے کہ یہ بات کریں گے اور بات کرنے کے بعد ان کو جرات نہیں ہے۔ یہ کوئی اپنے گھر کو چلے جائیں گے۔ تو میں یہ کہتا ہوں کہ اپوزیشن نے جو بات کی ہے ہنگاب نے ہمیشہ ہمارا استھان کیا ہے ہم کہتے ہیں کہ اگر ہمیں ساتھ رکھنا ہے آج میں اس اسیلی کے فلور پر کہتا ہوں ہمیں اگر ساتھ رکھنا ہے ہنگاب کو اور اپنے ساتھ رکھنا ہے بلوچستان تو ہمارے حقوق دینے ہوں گے اس کو آج وہ زمانہ گیا جب پیور و کریمی کے ذریعے بلوچستان پر گورنمنٹ کی جاتی تھی ایک چیف سیکریٹری آپ کا آتا اور تمام بلوچستان روں کر کے چلا جاتا تھا۔ آج وہ زمانہ نہیں ہے آج لوگوں میں شعور آچکا ہے آج یہ بات نہیں کہ لوگ اپنے حقوق کو غصب کر رہا ہے اگر ہمارے حقوق نہیں دیے گئے تو میں جناب اپیکر یہ کہتا ہوں کہ 1970ء سے بھی بدتر حالات پیدا ہوں گے بلوچستان میں ہم فیڈرل گورنمنٹ کو تباہیا چاہتے ہیں کہ ہم آپ سے بھیک نہیں مانگتے ہیں ہمیں بھیک کی ضرورت نہیں ہے اگر ہمیں آپ برادری کی بنیاد پر اپنا بھائی سمجھتے ہیں جب ایم کیو ایم اپنے حقوق کے لئے لوٹتا ہے جب ایم کیو ایم کراچی میں شرکو ڈسٹریکٹ کے تو جناب اپیکر ہم بھی اپنے حقوق کے لئے لوٹتے ہیں ہم بھی اپنے حقوق کی بات کر سکتے ہیں کل محمد بنے نظیر بھٹو صاحب نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم یہ ہے ایم کیو ایم وہ ہے سندھ دیش والے ہیں تو میں یہ کہوں گا محمد بنے صاحب۔ جب آپ کسی کو حق نہیں دیں گے تو کسی ایم کیو ایم پیدا ہوں گے اس طرح کے بہت سارے ایم کیو ایم پیدا ہوں گے جو اپنے

حقوق کی بات کریں گے آج جس طرح ہمارے ساتھ روایہ رکھا جا رہا ہے ٹھیک ہے  
 ہمارے چیف نسٹر صاحب بھی پچھلے دونوں جرمی کے تھے اور میں بھی جرمی کیا تھا۔  
 جرمی میں وہاں پندرہ صوبے ہیں۔ ۱۴ پر اونسز میں اپوزیشن کی گورنمنٹ ہے لیکن وہ  
 افہام و تفہیم کے ذریعے وہاں بیٹھتے ہیں اپنے مسئلے حل کرتے ہیں وہی جرمی شر آج  
 آپ جائیں اسے دیکھیں گے کوئی نہیں کہے گا کہ یہ ملک ایک جگہ عظیم لڑکا ہوا ہے  
 ایک ملک ہے اور جگہ عظیم لڑنے کے بعد ایک لگست خورده ملک ہے ان میں اتفاق  
 ہے وہ آپس میں بیٹھتے ہیں اپنے مسائل افہام و تفہیم سے حل کرتے ہیں ہم نے کوئی گناہ  
 نہیں کیا کہ ہم اور فیڈرل گورنمنٹ میں نہیں ہمارے حقوق دے سکتا ہے تو آج ہم یہ  
 سمجھتے ہیں کہ جتنے بھی اپوزیشن بیٹھے ہوئے ہیں میپلز پارٹی کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ آج  
 بھی اگر ہمارے ساتھ آتے ہیں ہم ان کو دیکھ کرتے ہیں لیکن جہاں تک حقوق کی بات  
 ہے تو ہم جناب اپنیکر حقوق لیں گے۔ چناب کو ہم گالیاں دیتے ہیں چناب کی ہم بات  
 کرتے ہیں لیکن ہم نے آج عملی کام کوئی نہیں کیا ہے چینا لیس سال ہو گئے ہیں چناب  
 ہمارے حقوق غصب کر رہا ہے ہماری ملازمتوں میں 3.5 کوٹھ ہے ہم اس کی بات کرتے  
 ہیں ایک لاکھ ساٹھ ہزار ویکنسیبل ہیں آپ کے لئے پیدا ہو سکتی ہیں جناب اپنیکر  
 بلوجستان انما چھوٹا سا ہے یہاں پر پاپولیشن بہت کم ہے آپ اور ویکنسیبل نکال دیں  
 صرف دس ہزار ویکنسیبل دے دیں تو آپ کو بلوجستان میں کوئی بے روزگار نظر نہیں  
 آئے گا یہاں پر جو پاکستان میں جو ریٹرو Ratio ہے۔ ہمارا جو ریٹرو ہے اس کے حساب  
 سے بھی اگر فیڈرل گورنمنٹ دس ہزار ویکنسیبل دے دے تو میں سمجھتا ہوں اے  
 زار ہیں زیادہ دیئے سے اگر دس ہزار ویکنسیبل دے دے ایک لاکھ سے اگر دس ہزار  
 آسامیاں بھی دے دے تو آپ کو بلوجستان میں کوئی بے روزگار نظر نہیں آئے گا لیکن  
 جناب اپنیکر آپ دیکھ رہے ہیں صرف باشیں ہیں کیوں فرنٹیئر کے پیے نہیں کائے جاتے  
 ہیں کیوں سندھ نی، پیے نہیں کائے جاتے ہیں کیوں چناب کے پیے نہیں کائے جاتے

ہیں صرف بلوچستان کو جو بھی حکومت آتا ہے رگڑا دیتا ہے جو بھی حکومت آتی ہے وہ بلوچستان کو رگڑا دینے کی فکر میں ہوتی ہے اس وجہ سے ہمیں اجتماعی مفادات میں نہیں ہے ہم اپنے اجتماعی مفادات میں دست گریاں ہیں اگر ہم اجتماعی مفاد کے لئے آپس میں بیٹھیں مذکور کریں آپس میں ایک راستہ اختیار کریں تو میں یہ کہتا ہوں کہ فیڈرل گورنمنٹ کو مخاب کو یا کسی دوسری ایجنسی کو سول پیور و کلسی کو جرات نہیں ہوگی کہ وہ بلوچستان کا زیادتی کرے میں ایک دفعہ اس ایوان کے توسط سے فیڈرل حکومت سے اپہل کرتا ہوں کہ ہمیں رقبے کے لحاظ سے پیسے دیئے جائیں اور ہمارے جتنے بھی ایزیز ہیں بقايا جات ہیں وہ ہمیں دیئے جائیں اگر ہمارے بقايا جات اور ہمیں رقبے کے لحاظ سے پیسے نہیں دیئے گئے اب تو جناب اپنیکر حد ہو گئی ہے ہر ایک چیز کی اب ہم خاموش رہنے والے نہیں ہیں اور میں امید کرتا ہوں اپوزیشن ہو یا حکومت کے پارٹی کے ہوں جو بھی نمائندے ہوں تھوڑی ہمدردی ہو گئی وہ اس مسئلے پر اٹھ کھڑا ہو گا بلوچستان کے حقوق کے لئے کوشش کرے گا۔

**جناب اسپیکر :** مشترکہ قرارداد مخاب محمد صادق عمرانی صاحب جام محمد یوسف صاحب مولانا عبدالباری صاحب محمد سرور خان کاکڑ صاحب ڈاکٹر عبدالمالک صاحب ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب جنتگیز خان مری صاحب محمد اختر مینگل صاحب سلیم اکبر بھٹی صاحب کوئی بھی اس کو اٹھ کر پڑیں۔

**مشترکہ محمد صادق عمرانی :** جناب والا اس میں میراویسے نام تو دے دیا ہے میں جانتا ہوں کس مقدمہ کے لئے دیا ہے میں ان کی نیتوں کو جانتا ہوں میں قرارداد تو نہیں پڑھتا ہوں میں اس قرارداد میں ترمیم پیش کرتا ہوں میں قرارداد پیش نہیں کرتا اس میں صرف ترمیم پیش کرتا ہوں۔

**جناب اسپیکر :** ڈاکٹر عبدالمالک صاحب قرارداد پیش کریں آپ اتنا جلدی پہچپے ہٹ کئے ہیں؟

**ڈاکٹر عبد المالک (وزیر) :** جناب اسپیکر آپ کی اجازت میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ سوئی گیس کے ڈبلپشنٹ چارج کی متوقع کی برائے سال 1995-96ء کو اپنے وسائل سے پورا کرے۔

**جناب اسپیکر :** قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ سوئی گیس کے ڈبلپشنٹ سرچارج کی متوقع کی برائے سال 1995-96ء کو اپنے وسائل سے پورا کرے۔

**مسٹر محمد صادق عمرانی :** جناب اسپیکر جیسا کہ اس فلور پر تھوڑی دیر پہلے یہ نیچلہ ہوا ہے کہ انکو اڑی کرائی جائے اور اس کا آغاز 1985ء سے کیا جائے میں یہ کہتا ہوں کہ پاکستان ٹیلپزپارٹی نے یہ کوشش کی ہے۔

**جناب اسپیکر :** آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

**مسٹر محمد صادق عمرانی :** میں ترمیم پیش کرنا چاہتا ہوں بلوچستان کو مالی بد نظری بد عنوانی کے تحفظ کے لئے صوبائی اسمبلی کے اراکین حزب اقتدار اور حزب اختلاف پر مشتمل ایک کمیٹی تکمیل دی جائے جو صوبائی مکھموں کی کارکردگی کا جائزہ لینے کا مجاز ہو سکے اسکے اثر میں پیدا ہونے والے مالی اسہاب کا پتہ چلا کر جائے اور اس کے مرتكب افراد کو سزا دی جائے۔

**جناب اسپیکر :** صادق عمرانی صاحب یہ ویسے جدا قرارداد ہو سکتی ہے اس میں ترمیم تو نظر نہیں آتی ہے۔

**مسٹر محمد صادق عمرانی :** جناب مجھے حق پہنچتا ہے ترمیم پیش کرنے کا۔

**جناب اسپیکر :** آپ ترمیم بے شک پیش کریں۔

**مسٹر محمد صادق عمرانی :** جناب اسپیکر آپ اس پر رائے لیں پہلے بھی اس پر

سب نے متعلقہ رائے دیا ہے۔

**ڈاکٹر عبد المالک (وزیر) :** جناب اپنیکر میں اس قرارداد کے متعلق کچھ کہوں جو ہم نے مشترکہ طور پر پیش کی ہے اور بڑی سوچ بچار کے بعد پیش کی ہے اور اس میں تین چار میںگھی ہوئی ہیں اور اس کی مشترکہ ڈرافٹ ہوئی ہے اب میں اس میںگھ میں تھا صادق صاحب اس میںگھ میں تھے اپوزیشن کے باقی دوست اس میں شامل تھے یہ ثریڑی شیخ کا ڈرافٹ نہیں ہے میں سمجھتا ہوں اس پر ہم نے مشترکہ طور پر بحث کی ہے اور ان کے حوالے سے جو کچھ تجویز تھیں ان کو مد نظر رکھ کر قرارداد یہاں پیش کی ہے اور دوستوں نے اس پر یہ ڈسکسنس کیا ہے اور اب میں یہ نہیں سمجھتا ہوں کہ اب قرارداد کو جو پیش کر رہے ہیں اور اس میں ترمیم کریں پھر اس میں صادق صاحب جو ہم پیٹھے کرتے ہیں اور فیڈرل حکومت میں ہم آپ کے ساتھ شامل ہیں آپ نے تمام لوگوں کے ساتھ مل کر پیش کیا ہے اور اب اس کو خود وہ ڈرا کر رہے ہیں تو سیاسی طور پر منی چیز سمجھوں گا میں جناب اپنیکر صاحب سے ریکونویسٹ کروں گا کہ جو قرارداد جس محل میں ہے اس پر رائے لیں اگر آپ رائے نہیں لینا چاہتے ہیں تو ہم اس پر آپ کو مجبور نہیں کرتے ہیں ہم تو ایک ہفتے سے لگے ہوئے ہیں اب آپ اس پر جھگڑا کھرا کرنا چاہتے ہیں تو بے شک جناب اپنیکر آپ اس پر رائے لے لیں جو رائے دینا چاہتا ہے شعیک ہے۔

**مسٹر محمد صادق عمرانی :** جناب ہم اس پر جھگڑا نہیں کر رہے ہیں ہم یہ دعوے کرتے ہیں کہ ہیلپری اس صوبے کی ترقی کے لئے کبھی بھی انحراف نہیں کیا ہے اور اب بھی اس صوبے کو بہت کچھ مل رہا ہے لیکن چونکہ ایک قرارداد ہے آپ بے شک اس پر رائے لیں آپ سے اس پر بات ہوئی ہے۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر) :** جناب والا انہوں نے خود قرارداد پیش کی ہے کیا ہو خدا اس میں ترمیم پیش کرتے ہیں کیا وہ کر سکتے ہیں اگر انہوں نے اس

میں سے لکھنا ہے تو دوسری بات ہے اگر ترمیم پیش کرنی ہے یا تو ان کی پارٹی کے جو دوسرے افراد ہیں محدث صحیح بھوتانی ہیں یا جو دوسرے ہیں اگر ان کی پارٹی کے کوئی فیصلہ ہے تو اور بات ہے۔

**مسٹر محمد صادق عمرانی :** ہم آپ کی نیت کو دیکھتے ہیں۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل :** ہماری نیت قطعاً "خراب نہیں ہے آپ کی پارٹی کا فیصلہ ہو گا مولانا ہماری صاحب موجود تھے۔

**جناب اسپیکر :** صادق صاحب آپ بیٹھ جائیں آپ موضوع سے بالکل ہٹ کر بات کر رہے ہیں میں ترمیم پر بھی رونگوں گا ترمیم بنتا ہے یا نہیں۔

**سردار شناء اللہ زہری (وزیر) :** جناب آپ اس پر رائے شماری کرائیں جس نے دوڑ رہنا ہو گا دے گا جس نے نہیں دینا ہو نہیں دے گا۔

**مسٹر محمد صادق عمرانی :** یہ مثال ہے کہ چور کہے میں اس کا گمراہ ہوں۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر) :** جناب صادق صاحب اس کے لئے کوئی علیحدہ قرارداد لا سکیں میں اس کی بالکل حمایت کروں گا اس وقت ترمیم پیش کریں تو اورپا لوں کو کیا پڑھے چلے گا اور اس قرارداد پر ان کا آپس میں بھی اتفاق نہیں ہے اس میں بھی دلوں میں فرق ہے اور یہ ہم ہمارے ساتھ ایکدی کرچکے ہیں اس قرارداد پر آپ کی پارٹی سے ہمارا اتفاق ہوا اور اگر اس وقت اس کو بدلا چاہیں تو اس سے اس کا روح خراب ہو جائے گا الگ قرارداد لا سکیں میں تو کتنا ہوں اس صوبے میں صرف یہ نہیں پورے ملک میں کرپشن نہیں ہوئی چاہئے کہ ہر بھی نہیں ہوئی چاہئے۔

**جناب اسپیکر :** آپ اس کو واپس لینا چاہتے ہیں۔

**مسٹر محمد صادق عمرانی :** جناب ہم اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتے ہیں میں اس میں ترمیم بھی چاہتا ہوں اور ہمارے یہ پارٹی بھی چاہتی ہے کیونکہ ہم صوبے کی

ترقی اور خوش حالی جانتے ہیں لیکن ساتھ جو بد نتیجی اور جن خدشات کا امکان ہے اور ہم محسوس کرتے ہیں کیونکہ جعفرخان کی طرح۔

**جناب اسپیکر :** یہ الفاظ کارروائی کے حذف کے جائیں۔

### رونگ

**جناب اسپیکر :** چونکہ ترمیم اس متن میں کچھ الفاظ کو آگے پیچھے کئے جاتے ہیں اور یہ اتنا طویل ہے اور اس کا اس متن سے کوئی تعلق نہیں ہتا ہے لیکن کیلی

جانب اسپیکر کے حکم سے کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وہ اس ترمیم کے ذمہ میں نہیں آتا ہے اور اگر اس کو صادق صاحب قرارداد کی صورت میں دوسرے اجلاؤں میں پیش کرے تو ہو سکتا ہے دوسری بات بلوچستان اسمبلی کے قواعد انضباط کار کے مطابق اگر کسی قرارداد کی ترمیم پیش کئے جانے کے ون سے مکمل دو دن نہ دیا گیا ہو تو کوئی رکن اس پر اعتراض کر سکتا ہے تو اس کا اعتراض قابل پذیرائی ہو گا تو اس کے تحت اس وفعہ کے تحت خود بخود ترمیم نہیں پیش کی جاسکتی ہے۔

**جناب اسپیکر :** اب قرارداد یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ سوئی گیس کے ڈولپمنٹ سرچارج کی موقع کی برائی سال ۱۹۹۵-۹۶ء کو اپنے وسائل سے پورا کرے۔

**جناب اسپیکر :** سوال یہ ہے کہ قرارداد کو منظور کیا جائے قرارداد متعلقہ طور پر منظور ہوئی

**جناب اسپیکر :** اب سیکریٹری اسمبلی اسپیکر کا حکم پڑھ کر سنائے۔

Mr. Akhtar Hussain Khan  
Secretary Assembly

**“ORDER”**

*“In exercise of the powers conferred on me by clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Waheed Baloch, Speaker Provincial Assembly of Balochistan, hereby prorogue the Provincial Assembly of Balochistan on 27th May, 1995, with immediate effect.”*

Quetta, the  
27th May, 1995.

**(WAHEED BALOCH)**  
Speaker,  
Provincial Assembly of Balochistan.

(جانب اچھکر کی حکم کی روشنی میں اکمل ۱۴۰۰ اس غیر مدد مدت تک کے  
ذیروں بیج دوپر نہیں آگئی)